بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ ، منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

24 ذی قعدہ 1423 ہجری 28 صلح 1382 ہش 28 جنوری 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P.)

قادیان 28 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت رأفت و رحمت کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے خرچ کرنے والوں کے اموال میں اللہ تعالیٰ برکت رکھ دیتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیوں کہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو انکی کیا پرواہ ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیا داری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اسکی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں اور اس بنا پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔

وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے وَ لِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دیگا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے۔ پس کون ہے جو اسے روک لے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ سب کچھ کر سکتے ہیں پھر وہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے کب تھک سکتا ہے آج سے ۲۵ برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا اور کبھی سال بھر میں بھی کوئی خط نہ آتا تھا۔ اس گمنامی کی حالت میں میں نے جو دعوے کئے ہیں وہ براہین احمدیہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اور یہ کتاب مخالفوں موافقوں کے پاس موجود ہے بلکہ ہندوؤں عیسائیوں تک کے پاس بھی ہے۔ مکہ، مدینہ اور قسطنطنیہ تک بھی پہنچی۔ اسے کھول کر دیکھو کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

یعنی تیرے پاس دور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کثرت سے آئیں گے تو ان سے تھکنا نہیں اور ان سے کسی قسم کی بداخلاقی نہ کرنا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے تو انسان ان کی ملاقات سے گھبرا جاتا ہے اور کبھی بے توجہی کرتا ہے۔ جو ایک قسم کی بداخلاقی ہے پس اس سے منع کیا اور کہا کہ ان سے تھکنا نہیں اور مہمان نوازی کے لوازم بجالانا۔ ایسی حالت میں خبر دی گئی تھی کہ کوئی بھی نہ آتا تھا اور اب تم سب دیکھ لو کہ کس قدر موجود ہو۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے؟ اس سے اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسی خبر بغیر عالم الغیب خدا کے کون دے سکتا ہے۔ نہ کوئی منجم نہ کوئی فراست والا کہہ سکتا ہے۔

ان حالات پر جب ایک سعید مومن غور کرتا ہے تو اسے لذت آتی ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ ایک خدا ہے جو اعجازی خبریں دیتا ہے غرض اس خبر میں اس نے کثرت کے ساتھ مہمانوں کی آمد و رفت کی خبر دی۔ پھر چونکہ ان کے کھانے پینے کیلئے کافی سامان چاہئے تھا اور ان کے فروکش ہونے کیلئے مکانوں کا انتظام ہونا چاہئے تھا پس اس کیلئے بھی ساتھ ہی خبر دی۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

اب غور کرو کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے خود کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور ارادہ کر لیا ہے، کون ہے جو اس کی راہ میں روک ہو وہ خود ساری ضرورتوں کا تکفل اور تہیہ کرتا ہے۔ یہ بات انسانی طاقت سے باہر ہے کہ اس قدر عرصہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دے کہ ایک بچہ بھی پیدا ہو کر صاحب اولاد ہو سکتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ ہے۔ یہی وجہ ہے جو خدا تعالیٰ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صادق کی نشانی پیشگوئی ہے اور یہ بہت بڑا نشان ہے جس پر غور کرنا چاہئے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان تدبر اور غور سے بڑھتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر غور نہیں کرتے ان کا قدم پھسلنے والی جگہ پر ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ انسان اپنے ایمان میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے اقوال، افعال اور قدرتوں کو نہ دیکھے۔

پس یہ سلسلہ اسی غرض کیلئے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے یہ نشان جو میں نے ابھی پیش کیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ایسا زبردست ہے کہ کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ بر خلاف اس کے کسی دوسرے مذہب والے کو یہ حوصلہ اور ہمت کہاں ہے کہ وہ ایسے تازہ بتازہ نشان پیش کرے۔ جماعت کے لوگ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر نشانات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا کاروبار ہے کسی اور کو اس میں دخل نہیں۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 71-368)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان:

اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانے کے ذمہ دار یہ مولوی لوگ ہیں

جن کے جاہلانہ تصوّر کی وجہ سے اسلامی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچا اور اسلامی سیاست کو بھی

اسلام تو امن کا مذہب ہے اس کا نام ہی امن و سلامتی ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلسِ علم و عرفان منعقدہ 19 فروری 1984ء بمقام ناصر آباد (سندھ پاکستان)

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلاف آئے روز اعتراض اٹھائے جاتے ہیں ان کے جوابات سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ آج اس مجلس میں بھی ایک غیر از جماعت دوست نے سوال اٹھایا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام کر دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ حضور ایدہٗ اللہ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا جس میں ہمارے موقف کا اعادہ بھی ہے اور استدلال کے بعض نئے پہلو بھی ہیں جو اپنی ندرت اور جدت میں نہایت دلکش بھی ہیں اس لئے حضور نے اس موقع پر جو جواب دیا اسے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کرنا منع ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ آپ نے مولویوں سے سنا ہوا ہے کہ جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے مختلف کتب میں جہاد کا مضمون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس چیز کو حرام کہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولویوں نے جہاد کا ایک غلط مطلب نکال لیا اور اس کو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا، اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے اور اب لوگ اس مذہب کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں اور اس سے نفرت کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم نے وہ تعلیم نہیں دی جسے مولوی جہاد کے نام پر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ ہے جہاد کے بارہ میں وضاحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ کس تعلیم کو آپ جہاد نہیں سمجھتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کرنے کی شرائط بیان ہوئی ہیں اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم اگر آپ کو مذہبی لحاظ سے تنگ نہیں کرتی، آپ پر ظلم نہیں کرتی تو اس سے صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے لڑ پڑنا جائز نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی کو تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی کوشش میں قتل کر دینا یہ اسلامی تصور جہاد ہے ہی نہیں بلکہ جہاد کی جاہلانہ تعلیم ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ جہاد ہے ہی نہیں۔

پر امن مذہب کے نام پر بدنامی کا داغ

پس جہاد کے ذکر میں جہاں جہاں بھی حرام کا لفظ آیا ہے وہاں اس کی تشریح کرتے ہوئے اس کی تفصیل بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ کیا چیز حرام ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک ہندو کسی پٹھان کے قابو میں آجاتا ہے اور مولوی اس کو کہتا ہے کہ اس کو قتل کر دو یہ جائز ہے تمہیں ثواب ہوگا۔ وہ بیچارا جہالت میں اسے مار دیتا ہے یہ سمجھ کر کہ یہ جہاد ہے تو یہ کہاں کی اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے اس کا نام ہی امن اور سلامتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا مذہب کے نام پر اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا یہ حرام ہے البتہ اگر وہ شرطیں اکٹھی ہو جائیں جو قرآن کریم میں جہاد کی بیان کی گئی ہیں تو اس وقت جہاد فرض ہو جائے گا۔ یعنی دشمن محض اس لئے کہ کوئی خدا کو قبول کرتا ہے یا اس کے پیغمبر کو قبول کرتا ہے تو اس کے مذہب میں دخل دے یا تلوار کے زور سے اسے مذہب تبدیل کرنے کا حکم دے یا اس کو عبادت نہ کرنے دے اور مذہب میں جبراً دخل دینا شروع کر دے تو اس وقت جہاد کی شرطیں پوری ہو جائیں گی اور جہاد فرض ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تلوار کا جہاد تو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے لیکن جہاد کبیر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تم اس جہاد کی طرف کیوں نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا "رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ"۔ کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔ اب یہ بڑا جہاد کیا ہے؟ یہ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے نفس کو رام کرنا، اصلاح احوال کرنا، دنیا کو پیغام حق پہنچانا یعنی اسلام کی تبلیغ کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کا جہاد جو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے جب حالات مجبور کریں تو مسلمانوں کا تلوار اٹھانا جہاد اصغر کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سے یہ فرمایا کہ تم جہاد کبیر کو چھوڑ کر جہاد صغیر کے فتوے دے رہے ہو جبکہ اس جہاد کی اس وقت شرائط ہی موجود نہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو مرزا صاحب نے دی جس کے پیچھے مولوی پڑ گئے اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی جہاد کو کبھی حرام قرار نہیں دیا۔

علماء کے قول اور فعل میں کھلا تضاد

اب ان علماء سے پوچھنا چاہئے کہ اگر وہ جہاد کا وہی عقیدہ رکھتے ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے اور تم ان کے پیچھے پڑ گئے کہ دیکھو جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے لیکن تم تو اس جہاد کے قائل تھے تو پھر تم انگریزوں سے لڑے کیوں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد تم نے انگریزوں کے خلاف کون سی تلوار اٹھائی ہے۔ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو مار رہے تھے تم نے ان سے لڑائی کیوں نہیں کی۔ جب پارٹیشن ہوئی تو بھاگ کر تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم تو تلوار کے جہاد کے قائل تھے تمہیں تو تلوار کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں سے لڑائی کرنی چاہئے تھی۔ لیکن اس وقت اگر کوئی مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑا ہے تو وہ احمدی لڑا ہے۔ مسلمان اخبار یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اس وقت قادیان وہ جگہ تھی جہاں علاقے کے سارے مسلمان پناہ کے لئے اکٹھے ہوتے تھے ان کے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا امر تسر تک جماعت اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی خدمت کر رہی تھی۔

پس جب وقت آتا ہے اس وقت تو صرف احمدی میدان عمل میں نظر آتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وقت لڑائی ہونی چاہئے اور ہر غیر مسلم سے تلوار کے زور سے دین منوانا چاہئے وہ میدان میں نظر نہیں آتے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ پر عمل کیوں نہیں کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دعوے بھی جھوٹے ہیں اور وہ خود بھی جھوٹے ہیں۔

اب آپ بتایئے کہ اگر جہاد کا یہی مطلب ہے کہ مذہبی اختلاف کی بناء پر لڑائی کر لینی چاہئے تو ہندوستان سے لڑتے کیوں نہیں۔ وہاں جو دس کروڑ مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حرام کی زندگی بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں نہیں ہندوؤں سے لڑتے۔ یہاں جو عیسائی اور دوسرے مذاہب والے لوگ ہیں ان سے لڑائی کیوں نہیں شروع کر دیتے۔ پس ان کا دعویٰ کچھ اَور ہے اور ان کا عمل کچھ اَور ہے۔ جھوٹا وہی ہوتا ہے جس کے قول اور فعل میں تضاد ہو۔

احمدی کہتے ہیں جہاد اکبر ہر حالت میں فرض ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن کریم کے ذریعے جہاد میں مصروف نہ ہوں۔ پس ہم سچے ہیں۔

مولویوں نے فرضی باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کے ذریعہ احمدیت کو بدنام کرنے کی خاطر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا عمل وہ نہیں ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں۔

ان کا جہاد تو ویسے ہی ہے جیسے ایک ہندو بیچارا ایک دفعہ ایک پٹھان کے قابو آگیا تھا۔ وہ بیچارا اکیلا تھا پٹھان نے اسے قابو کر لیا۔ مولویوں نے کہا ہوا تھا کہ ایسی صورت میں یا زبردستی مسلمان کرو ورنہ قتل کر دو۔ چنانچہ پٹھان نے اس کو زیر کر کے کہا کلمہ پڑھو ورنہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں۔ پہلے تو ہندو بیچارے نے منت سماجت کی خدا کا واسطہ دیا کہ معاف کر دو میں زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا یعنی اگر میرے دل میں اسلام نہیں ہوگا تو زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں مجھے اتنا پتہ ہے مولوی نے فتویٰ دیا ہے کہ کافر کو مسلمان کرو ورنہ قتل کر دو۔ ہندو نے جان بچانے کے لئے آخر کہا کہ اچھا پھر مجھے کلمہ پڑھا دو اور مسلمان کر لو۔ اس پر پٹھان نے کہا خو! تمہارا قسمت اچھا کلمہ مجھے بھی نہیں آتا آج اگر مجھے کلمہ آتا تو میں تجھے مسلمان کر لیتا۔ جہالت کی یہ حد ہے۔ تم غیر مذاہب کے لوگوں کو کلمہ پڑھاتے نہیں، ان کو نماز سکھاتے نہیں، اسلامی اخلاق کا درس دیتے نہیں یہ جہاد اکبر یا جہاد کبیر تو کرتے نہیں لیکن الٹا یہ تعلیم دیتے ہو کہ تلوار اٹھاؤ اور قتل وغارت شروع کر دو۔ جو لوگ مذہب سے اختلاف کریں ان کو تہ تیغ کر دو غرض اسی غلط عقیدہ کی وجہ سے مولوی ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے ہیں۔

مسلمان علماء کی خوفناک غلطی

غرض اس قسم کی تعلیم دینے والوں نے اسلام کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ انگریزوں نے کیوں ہندوستان میں ہندوؤں پر اعتبار کیا اور مسلمانوں کو پیچھے پھینکا۔ اس لئے کہ یہ مولوی کہتے تھے کہ جب ہمارے ہاتھ طاقت آئے گی ہم تمہیں تلوار کے زور سے تباہ و برباد کر دیں گے۔ انگریزوں نے کہا اگر تمہاری یہ نیت ہے تو پھر ہم نے تمہیں طاقت میں آنے ہی نہیں دینا۔ نہ طاقت آئے نہ تم ہمیں برباد کرو۔

جب بھی کوئی مسلمان طاقتور ہونے لگتا ہے تو چونکہ وہ ہتھیار تو باہر سے مانگتے ہیں ایسی صورت میں یہود ہنود ان کے کانوں میں جا کر پٹی پڑھاتے ہیں کہ

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے مبارک فرمائے اور عید کی سچی و دائمی خوشیاں نصیب فرمائے
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے
تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک اور محبت بھرے سلام کا تحفہ

خطبہ عیدالفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۶/ دسمبر ۲۰۰۲ء مطابق ۶/ فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - اياک نعبد و اياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج عیدالفطر ہے اور جمعہ کا دن بھی ہے۔ جب یہ دونوں ایک دن اکٹھے ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ رخصت عطا فرمائی ہے کہ اُس دن عید پڑھی جائے اور جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز الگ ہو جائے۔ آج ہم آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی اسی رخصت کے مطابق عمل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اس ضمن میں دو احادیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک دن دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں تو آپؐ نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا جو جمعہ پر آنا چاہے، آجائے اور جو نہ آنا چاہے، وہ پیچھے رہے۔

اسی طرح اَیَاس بن ابی رَملہ شامی کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک شخص سے سنا۔ اُس نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پُوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدوں میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ اُس نے پوچھا: پھر حضورؐ کیا کرتے تھے؟۔ انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے نماز عید پڑھی پھر جمعہ کے بارے میں رخصت دی پھر اور فرمایا کہ جو نماز جمعہ پڑھنا چاہے وہ جمعہ پڑھ لے۔

(سنن ابن ماجه. كتاب العيدين .نيز سنن النسائى. كتاب صلوٰة العيدين)

اجتماعی دعا سے پہلے آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اپنی دعاؤں میں شہدائے احمدیت اور اُن کے خاندانوں اور اسی طرح اسیران راہ مولیٰ اور عارضی طور پر اُن کے سایہ سے محروم اُن کے خاندانوں کو ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں دونوں جہان کی دائمی حسنات عطا فرمائے۔

سب احباب جماعت عالمگیر کی خدمت میں دلی عید مبارک اور محبت بھرا اسلام کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

بڑی کثرت سے دنیا بھر کی جماعتوں کی طرف سے بھی اور احباب جماعت کی طرف سے بھی انفرادی طور پر عید مبارک کے پیغامات خطوط، فیکسز اور فون کے ذریعے مل رہے ہیں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔ اللہ یہ عید آپ سب کے لئے بھی مبارک فرمائے اور آپ سب کو عید کی حقیقی، سچی اور دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔

اس کے بعد اب میں پہلے خطبہ ثانیہ پڑھوں گا اور پھر انشاء اللہ ہم سب مل کر دعا کریں گے۔

تبصرہ کیلنڈر 2003ء

ہر سال کی طرح نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے 2003ء کا دیدہ زیب خوبصورت کیلنڈر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں اوپر کلمہ طیبہ تحریر ہے چونکہ منارۃ المسیح کی بنیاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1903ء میں رکھی تھی لہذا 2003ء کے کیلنڈر میں منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کی فوٹو دی گئی ہے۔ اسی طرح چونکہ رسالہ Review Of Religions پر بھی عرصہ سو سال مکمل ہو گئے ہیں لہذا اس کیلنڈر پر Review Of Religions کو بھی Highlight کیا گیا ہے۔

کیلنڈر میں ہجری قمری، ہجری شمسی، اور عیسوی تاریخیں اردو، عربی، انگریزی اور ہندی میں دی گئی ہیں۔ اس کیلنڈر کی ایک خوبی یہ ہے کہ ملکی اور جماعتی تقاریب کے علاوہ دیگر مذاہب کی اہم تقریبات معین تاریخوں کے ساتھ شائع کی گئیں ہیں۔ اس طرح ہر لحاظ سے یہ کیلنڈر خصوصیت کا حامل ہے۔ زیر تبلیغ احباب کو تحفہ دینے کیلئے نہایت عمدہ ہے۔ (ادارہ)

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

تمام قائدین و ناظمین اطفال مجلس خدام الاحمدیہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ اگلے ماہ کی ۵ تاریخ تک باقاعدگی کے ساتھ دفتر میں بھجوادیا کریں۔............ (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

دعائے مغفرت

مکرم عبدالعلیم صاحب قائد علاقائی مہاراشٹر کے چھوٹے بیٹے کلیم احمد ریحان کا اچانک کوئی چیز حلق میں پھنس جانے کی وجہ سے مورخہ 11 ستمبر 2002ء کو انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم عبدالعلیم صاحب و اہلیہ اور افراد خاندان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وسیم احمد عظیم ولد محمد عبدالعظیم عثمان آباد)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
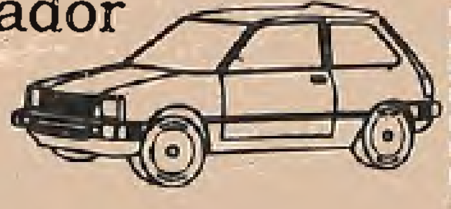
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

حضرت یسوع مسیح کے شاگرد مقدس توما (Saint Thomas) کا

کیرلہ میں ورود

ایک تحقیقی مقالہ .... «قسط ۲»

(مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب کالیکٹ)

تسلسل کیلئے ملاحظہ فرمائیں بدر 16 اکتوبر 2002ء

بدھ مذہب اختیار کئے ہوئے اسرائیلیوں کے درمیان جب حضرت یسوع مسیح تشریف لے گئے تو انہیں بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس مقبولیت کی وجہ یہ تھی کہ یسوع مسیح کی آمد سے پانچسو سال قبل حضرت بدھ نے یسوع مسیح کے بارہ میں مختلف علامات کا ذکر کر کے واضح رنگ میں پیشگوئی کی تھی۔ اس پیشگوئی کے مطابق جب آپ تشریف لے آئے تو اسرائیلیوں نے آپکو قبول کیا۔ بدھ مذہب میں آنے والے متریا دراصل مسیحا کا دوسرا نام ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جگہ یاد رہے کہ جو لفظ عبرانی میں مشیحا ہے وہی پالی زبان میں متیا کر کے بولا گیا ہے۔ یہ تو ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک زبان کا لفظ دوسری زبانوں میں آتا ہے تو اس میں کچھ تغیر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انگریزی لفظ بھی دوسری زبانوں میں آکر تغیر پا جاتا ہے۔ جیسا کہ نظیر کے طور پر میکسمولر صاحب ایک فہرست میں جو کتاب Sacred Books Of the East جلد 11 کے ساتھ شامل کی گئی ہے صفحہ 318 میں لکھتا ہے کہ TH انگریزی زبان کا جو ''تھ'' کی آواز رکھتا ہے فارسی اور عربی زبانوں میں ث ہو جاتا ہے یعنی پڑھنے میں ث یا س کی آواز دیتا ہے۔ سو ان تغیرات پر نظر رکھ کر ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ مسیحا کا لفظ پالی زبان میں آکر متیا بن گیا۔ یعنی وہ آنے والا متیا جس کی بدھ نے پیشگوئی کی تھی وہ درحقیقت مسیح ہے اور کوئی نہیں۔ اس بات پر پختہ قرینہ یہ ہے کہ بدھ نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ جس مذہب کی اس نے بنیاد رکھی ہے وہ زمین پر پانچسو برس سے زیادہ قائم نہیں رہے گا۔ اور جس وقت ان تعلیموں اور اصولوں کا زوال ہوگا تب متیا اس ملک میں آکر دوبارہ ان اخلاقی تعلیموں کو دنیا میں قائم کرے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح پانچسو برس بعد بدھ کے ہوئے ہیں اور جیسا کہ بدھ نے اپنے مذہب کے زوال کی مدت مقرر کی تھی ایسا ہی اس وقت بدھ کا مذہب زوال کی حالت میں تھا۔ تب حضرت مسیح نے صلیب کے واقعہ سے نجات پاکر اس ملک کی طرف سفر کیا اور بدھ مذہب والے انکو شناخت کر کے بڑی تعظیم سے پیش آئے۔''

(مسیح ہندوستان میں ص81-80)

شری بدھ کی پیشگوئیوں میں یسوع مسیح کے بارے میں اور بھی واضح رنگ میں بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ بھگوت متیا یعنی گورے رنگ کے مسیح تشریف لائیں گے۔ بدھ مذہب کی کتب یہ گواہی دیتی ہیں کہ بدھ کے چھٹے شاگرد سیا کے بارے میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں وہ دراصل یسوع کے بارے میں تھیں۔ چنانچہ حضرت احمد علیہ السلام اپنی مذکورہ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اور منجملہ ان شہادتوں کے جو بدھ مذہب کی کتابوں سے ہم کو ملی ہیں ایک یہ ہے کہ بدھ ازم مصنف سر مونیر ولیم صفحہ 45 میں لکھا ہے۔ چھٹا مرید بدھ کا ایک شخص تھا جس کا نام یسا تھا۔ یہ لفظ یسوع کے لفظ کا مخفف معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بدھ کی وفات سے پانچسو برس گزرنے کے بعد یعنی چھٹی صدی میں پیدا ہوئے تھے اس لئے چھٹا مرید کہلائے۔'' (مسیح ہندوستان میں ص85)

اسی طرح بدھ مذہب کی کتابوں میں راحولتا کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں ان کے بھی مصداق حضرت مسیح روح اللہ تھے۔ چنانچہ حضرت احمد علیہ السلام اپنی مذکورہ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اور منجملہ ان شہادتوں کے جو بدھ مذہب کی کتابوں سے ہم کو ملی ہیں وہ شہادت ہے جو کتاب بدھ ازم مصنفہ اولڈن برگ صفحہ 419 میں درج ہے۔ اس کتاب میں بحوالہ کتاب میا وا گرہ صفحہ 54 فصل نمبر ایک کے لکھا ہے کہ بدھ کا ایک جانشین راحولتا نام بھی گزرا ہے۔ کہ جو اسکا جاں نثار شاگرد بلکہ بیٹا تھا۔ اب اس جگہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ یہ راحولتا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے یہ روح اللہ کے نام کا بگڑا ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔''

(ص88)

شری بدھ اور یسوع مسیح کے مابین مشابہتوں کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مسیح ہندوستان کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

مورخین کا کہنا ہے کہ کیرلہ میں بدھ مذہب کی اشاعت جس میں یسوع مسیح کے بارہ میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں اس کے ابتدائی زمانہ میں ہی کیرلہ میں ہو چکی تھی۔ شری بدھ کے بعد سوا دو صدیوں کے بعد ہی عالمی شہرت یافتہ راجہ اشوک کی حکومت (قبل مسیح 273-232) قائم ہوئی تھی۔ اسی زمانہ میں بدھ مذہب کیرلہ میں جڑ پکڑ چکا تھا۔

سری لنکا میں شائع شدہ تاریخی کتاب ''مہاامش'' میں مرقوم ہے کہ شری بدھ نے بنفس نفیس جنوبی ہند اور سیلون (سری لنکا) کا دورہ کر کے بدھ مذہب کی تبلیغ کی تھی۔ اس زمانہ میں کیرلہ (Chera Rajye) کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اگر چہ کیرلہ راجہ اشوک کی حکومت کے ماتحت نہیں تھا تاہم یہاں بدھ مذہب کا بہت بڑا اثر و رسوخ تھا۔ اس سلسلہ میں کیرلہ کے مشہور مورخ شری پی کے گوپال کرشن کیرلہ کی متمدن تاریخ نامی کتاب میں ص74 میں تفصیل بیان ہوئی ہے۔

اسی طرح ایک اور مورخ شری ویلا یودھن نے اپنی کتاب تاریخ کیرلہ میں بھی ص160 میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ پرانے زمانہ میں کیرلہ کے طول و عرض میں بدھ مذہب نے کافی اثر و رسوخ پیدا کیا تھا۔ کیرلہ میں اس وقت بدھ مذہب کی بہت ساری معابد پائی جاتی تھیں جن کو پلی Palli کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کیرلہ میں مسلمانوں کی مساجد اور عیسائیوں کے چرچوں کو اب بھی پلی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کیرلہ کے ہندوؤں میں اب بھی بدھ مذہب کے بہت سارے آثار اور رسم و رواج پائے جاتے ہیں۔

حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی مذکورہ کتاب میں شمالی ہندوستان میں ہجرت کر کے آئے ہوئے اسرائیلیوں کے بدھ مذہب قبول کرنے کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی تھی۔ اس زمانہ میں کیرلہ میں بھی بدھ مذہب سے متاثر لوگوں نے کثیر تعداد میں عیسائیت قبول کی تھی۔ چنانچہ یسوع مسیح کا نمائندہ بن کر آپ کے شاگرد جب مقدس توما یہاں تشریف لائے تو لوگوں نے کثیر تعداد میں عیسائیت قبول کی تھی۔

یسوع مسیح اور ان کے شاگرد مقدس توما ہندوستان کے شمالی علاقہ پنجاب اور سندھ (اس زمانہ میں اس علاقہ کا نام قاندھار تھا) میں پہنچے۔ وہاں سے یسوع مسیح دوبارہ افغانستان کے راستے کشمیر تشریف لے گئے۔ یسوع مسیح کی یہ سفر اختیار کرنے کی ایک وجہ وہاں کثیر تعداد میں اسرائیلی قبائل کی موجودگی تھی۔ آپ کا مقصد انہیں تبلیغ کرنا تھا۔

مقدس توما سندھ کی کراچی بندرگاہ سے بحیرہ عرب کے کنارے میں واقع گجرات، کونکن اور مالابار کے راستے سے کوڈنگلور وارد ہوئے۔ کوڈنگلور کو اس زمانہ میں ملنکارہ (Malankara) کہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کیرلہ کے عیسائیوں کے ایک طبقہ کو اب بھی ملنکارہ نصرانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کوڈنگلور میں اس زمانہ میں کثیر تعداد میں یہودی آباد تھے۔

52ء میں مقدس توما کوڈنگلور میں وارد ہوئے اور 20 سال مختلف مقامات کا دورہ کرنے کے بعد مدراس (موجودہ چنیئی) کے میلاپور میں پہنچے۔ اس علاقہ میں 72ء میں آپکو ہندو پنڈتوں نے شہید کیا۔

مقدس توما کے قائم شدہ انگامالی کیرلہ کے ایک شہر کا نام ہے۔ یعقوبیہ چرچ میں یسوع مسیح کی والدہ مریم کی ایک چادر کا ٹکڑا بطور تبرک محفوظ رکھا گیا ہے۔ یہ چادر کا ٹکڑا مقدس سنورا کے نام سے شہرت یافتہ ہے۔

Angamali Saint Marry's Jacobet Synian Church کی طرف سے 1991ء میں شائع کئے گئے ایک سوونیئر میں اس مقدس سنورا کے بارے میں یوں مرقوم ہے:

''مریم کے بستر مرگ میں پڑے رہنے کی اطلاع ہندوستان میں مقدس توما کو جب الہام کے ذریعہ ملی تو ان سے ملنے کی آپکے دل میں بہت آرزو پیدا ہوئی۔ آپ جب اس مقام میں پہنچے تو ان کی وفات ہو چکی تھی جب آپکو انکی وفات کا علم ہوا تو آپ بہت غمزدہ ہو کر رونے لگے۔ اس وقت وہ ملائک جو ان کی روح لے کر جا رہے تھے آپ کی حالت دیکھ کر یہ چادر کا ٹکڑا انہیں دیا۔ یہی ٹکڑا اس وقت تک انگمالی کے چرچ میں محفوظ ہے۔''

حضرت یسوع کی والدہ حضرت مریم آپ کے ساتھ کشمیر گئیں ہوئی تھیں۔ آپ کی وفات کشمیر کی سرحد Taxica میں واقع ہوئی۔ وہاں بمقام Murrey ان کی قبر واقع ہے۔ اس مقبرہ کی حفاظت مسلمان ہی کر رہے ہیں۔ 1917ء میں انگریزوں نے وہ قبر فوجی ضروریات کیلئے توڑنے کی کوشش کی۔ تو مسلمانوں کی شدید مخالفت کی وجہ سے اس اقدام سے باز آئے۔ 1950 میں حضرت مریم کے اس مقبرہ کی تجدید کی گئی۔ مسلمان اس مقبرہ کو مقدس مانتے ہیں۔ اس میں خاص کر قابل ذکر بات یہ ہے کہ شری نگر میں حضرت یسوع مسیح کی قبر کی طرح یہ قبر بھی یہودی رسم و رواج کے مطابق شمال جنوب میں واقع ہے۔ ان دونوں بزرگوں کی قبریں قبلہ رخ نہ ہونے کے باوجود ان کی نگہداشت مسلمان ہی کر رہے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ یہ دونوں کی مقدس چادر کی طرح انگامالی میں محفوظ اس مقدس سینورا کے بارہ میں تحقیقات کرنے سے کئی پوشیدہ باتیں منظر عام پر آ سکتی ہیں۔

کیرلہ کے قدیم عیسائی لوگ قرآن کریم میں مذکور لفظ نصاریٰ کی مطابقت میں نصرانی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

حضرت احمد علیہ السلام کی رائے کے مطابق یسوع مسیح کے بعض شاگرد یعنی حواریوں نے جنہیں قرآن مجید انصار اللہ کا نام سے یاد فرماتا ہے۔ یسوع مسیح صلیبی واقعہ کے بعد آپ کے ساتھ ہندوستان کا اختیار کیا تو ان میں مقدس توما بھی تھے۔ حواریوں

توما کو خاص مقام حاصل تھا۔ کیرلہ میں عیسائی لوگوں کو نصرانی یعنی نصاریٰ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی عیسائیوں کیلئے نصاریٰ کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

یہ بات خاص قابل ذکر ہے کہ دنیا بھر کے عیسائی جب کرسچن کے نام سے پکارے جاتے ہیں تو صرف ملنکارا کے عیسائی ہی نصرانی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ ملیالم زبان میں سب سے پہلا اخبار 1887ء میں جب عیسائیوں نے جاری کیا تو اس کا نام انہوں نے نصرانی دیپکا رکھا تھا۔ کیرلہ میں قدیم نصرانی پادری لوگ شادی کیا کرتے تھے اپنے چرچوں میں بت رکھا نہیں کرتے۔ نہ صرف یہ بلکہ کیرلہ میں قدیم نصرانی یسوع مسیح کی الوہیت صلیبی موت ابنیت خدا تثلیث کفارہ وغیرہ عقائد پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ ان عقائد کی وجہ سے رومن کیتھولک فرقے نے کیرلہ میں ان قدیم نصرانیوں کو Nestorean کہہ کر اپنے سے علیحدہ کر لیا تھا۔ بائبل کی رو سے بھی عیسائی مذہب کو نصرانی مذہب کہا جاتا ہے۔

(دیکھیں رسولوں کا اعمال 24:5)

الغرض یسوع مسیح کے پیروکاروں کا نام مسیحی یا عیسائی پکارے جانے سے قبل ہی کیرلہ میں یسوع کے ماننے والوں کو نصرانی یعنی نصاریٰ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

پندرھویں صدی میں پرتگال کی آمد تک کیرلہ میں نصرانیوں کے عقائد حضرت یسوع مسیح کے بیان کردہ عقائد کے مطابق ہی تھے۔ ان میں بگاڑ پیدا نہیں ہوا تھا۔ پندرھویں صدی کے اخیر میں واسکو ڈگامہ پرتگالیوں کے ساتھ کالیکٹ کے قریب Kappad میں لنگر انداز ہوئے۔ اس کے بعد پرتگالیوں نے یہاں کے باشندوں پر ظلم وستم شروع کیا۔ ان کے مال و جائداد لوٹتے رہے۔ لوگوں پر مختلف طریقوں سے حملے کرتے رہے۔ اس اثناء میں 1500ء میں کبرال کی قیادت میں جہازوں کا ایک قافلہ کالیکٹ میں وارد ہوا۔ انہوں نے توپوں کے ذریعہ کالیکٹ پر حملہ کیا۔ اس میں چھ صد لوگ مارے گئے۔ واسکو ڈگامہ نے 1502ء میں کینانور کے قریب Madai مقام پر حج سے واپس آنے والے جہاز پر حملہ کیا۔ جس میں عورت مرد ملا کر دو سو چالیس حاجی لوگ تھے۔ آٹھ دن تک حاجیوں نے مدافعت کی۔ لیکن بالآخر پرتگالیوں نے ان سب کو باندھ کر آگ لگا کر جلا ڈالا۔ اس وقت کالیکٹ کے راجہ زادین نے گامہ کے پاس اپنے ایک ایلچی کو امن کے پیغام کے ساتھ بھیجا۔ لیکن اس ظالم نے اس ایلچی کے کان و ناک کاٹ کر واپس کر دیا۔

(کتاب مسلمانانِ کیرلہ مصنف پروفیسر بہاؤالدین ص 53-55)

ایک اور تاریخی کتاب تحفۃ المجاہدین میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے پرتگالیوں نے کیرلہ میں آکر یہاں کے باشندوں پر جو ظلم کیا تھا اس کی تفصیل موجود ہے۔ مثلاً بلاوجہ مارتے رہنا، استہزاء کرنا، بے عزتی کرنا، منہ پر تھوکنا، حج میں روکاوٹ ڈالنا، گھر اور مسجد پر آگ لگانا، قرآن مجید اور دیگر مذہبی کتابوں کا جلا ڈالنا، انبیاء کی توہین کرنا، مساجد کی بے حرمتی کرنا، ان پر گند ڈالنا، صلیب کے آگے زبردستی سر جھکانا، ہاتھ پیروں میں بھاری زنجیریں ڈال کر باندھنا، جسم میں آگ سے جگہ جگہ سے جلا ڈالنا، مسلمانوں کو غلام بنانا وغیرہ اذیت ناک ظلم وستم کی فہرست بہت لمبی ہے۔

(تحفۃ المجاہدین مصنف شیخ زین الدین مخدوم ص 48-49)

پرتگالیوں نے جب یہاں پر قدیم نصرانی اور ان کے عقائد کو دیکھا تو انہیں اپنے چنگل میں پھنسانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ان میں سے اکثروں نے بھاری تعداد میں تبدیلی عقائد کر کے حضرت یسوع مسیح کے اصل مشن سے روگردانی اختیار کی۔ تاہم اب بھی ایک طبقہ کیرلہ میں اپنے قدیم عقائد پر مستحکم ہے۔

اعلان نکاح

۞ مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء قادیان نے مورخہ 06-01-03 کو عزیزم خورشید احمد صاحب خادم ابن مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کا نکاح 25 ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ فریدہ فیروز بنت مکرم فیروز عالم صاحب آف موئی بنی مائنز جھارکھنڈ کے ساتھ پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ادارہ بدر خوشی کے اس موقعہ پر مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر اور آپکے خاندان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

(ادارہ)

۞ خاکسار کے بیٹے عزیزم مکرم تنویر احمد صاحب ناصر استاذ جامعۃ المبشرین قادیان کا نکاح عزیزہ معراج فاطمہ صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم آف گونڈا یوپی کے ساتھ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 03-01-1 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد ننگل باغبانہ قادیان)

۞ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ مدرس جامعۃ المبشرین ابن مکرم عبدالسبحان صاحب بیگ کا نکاح مبینہ رفیق بنت مکرم غلام محمد بٹ صاحب آف آسنور کشمیر کے ساتھ مبلغ 30000 روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے 28 دسمبر 2002ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

وقف جدید سال 2003ء کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 03-01-3 کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے جسے احباب جماعت نے بذریعہ M.T.A براہ راست سن لیا ہے گذشتہ سال کی طرح امسال بھی دنیا کے تمام ممالک میں ہندوستان چھٹے نمبر پر آیا ہے۔

اس وقت ہندوستان میں تبلیغ و تربیت کا کام وقف جدید کے تحت ہو رہا ہے جس پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو توجہ دلاتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''میں اس وقت ہندوستان کی جماعتوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقف جدید کے کام کو وہاں منظم کریں کیونکہ آپ کی اکثر تبلیغ وہاں پر وقف جدید کے ذریعہ ہو رہی ہے بہت سی پھیلتی ہوئی ضرورتیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال رکھا ہے اور وقف جدید کے نظام کو باہر سے جو امداد مل رہی ہے کوشش کریں کہ آپ جلد اس بیرونی امداد سے مبرا ہو جائیں۔''

مندرجہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق تمام افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کے مطابق اپنے اپنے وعدہ جات میں نمایاں اضافہ کر کے سال 2003ء کا بجٹ لکھوائیں۔ کیونکہ امسال مجلس شوریٰ بھارت نے سال 2004-2003 کے بجٹ میں سال 2004-2003 کے بجٹ کے بالمقابل 25% اضافہ کی سیدنا حضور انور کی خدمت میں سفارش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران و افراد جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دفتر وقف جدید کے انسپکٹران و نمائندگان کو ہندوستان کی تمام جماعتوں میں اس غرض کیلئے بھجوایا جا رہا ہے۔ جماعتوں کو علیحدہ علیحدہ اطلاع بھی دی جا رہی ہے۔ تعاون کی درخواست ہے۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

۞ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۞
اَطِعْ اَبَاکَ
۞ اپنے باپ کی اطاعت کر ۞
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder : Late Mian Muhammad Yusuf Bani (1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

عبدالسلام-غریب ممالک کے ضمیر کی آواز

تحریر :: فری مین جے ڈائسن

ترجمہ :: محمد ذکریا ورک کنگسٹن کینیڈا

یہ تاثرات امریکن فلاسفیکل سوسائٹی کے رسالہ نمبر 143 صفحات 350-345 پر 1999ء میں شائع ہوئے جو پروفیسر عبدالسلام کے مشہور ہم عصر سائنس دان فری مین جے ڈائیسن ۔انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانس سٹڈی پرنسٹن نیوجرسی امریکہ نے تحریر کئے۔

پروفیسر ڈائیسن کی پیدائش 15 دسمبر 1923 کو جنوبی انگلستان کے قصبہ Crawthorne میں ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں انہوں نے خود ایک ٹیکسٹ بک سے کیلکولس کا علم حاصل کیا کیمبرج سے آپ نے ریاضی میں بی اے کیا اور 1951ء میں امریکہ کی کارنیل یونیورسٹی میں فزکس کے استاد بنے۔ 1953ء میں آپ انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانس سٹڈی پرنسٹن یونیورسٹی منتقل ہوگئے ۔مشہور سائنس دان ایڈورڈ ٹیلر کے ساتھ مل کر آپ نے نیوکلیئر ری ایکٹر تیار کیا۔ 1975ء میں آپ نے کیلیفورنیا میں سیٹلائٹ کی تیاری کے پروجیکٹ میں کام کیا۔زمین سے باہر دوسرے سیاروں میں انٹیلی جینٹ لائف پر آپ نے بہت کام کیا ہے اور اس موضوع پر کتاب Disturbing the Universe بھی لکھی۔ DYSON کو بہت ساری یونیورسٹیوں سے آنریری ڈگریاں مل چکی ہیں اور بہت سارے انعامات بھی حاصل کر چکے ہیں آپ کی چند ایک کتابیں یہ ہیں۔ Values at War. Weapons & hope, Infinite in all directions آپ ابھی تک پرنسٹن یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون میں انہوں نے پروفیسر سلام مرحوم کی شخصیت کو نہایت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ مضمون انہوں نے میری درخواست پر مجھے کچھ ماہ پہلے ارسال کیا۔

عبدالسلام ہمارے عہد کا ایک عظیم انسان تھا عظیم نہ صرف بحیثیت سائنسدان کے، عظیم تر بحیثیت آرگنائزر کے بلکہ سب سے زیادہ عظیم اس لئے کہ انسانیت کے دوتہائی غریبوں میں سائنس کی ترویج کے لئے وہ ان کے ضمیر کی بلاخیز آواز تھا۔

میری ملاقات اس سے برطانیہ میں اس زمانہ میں ہوئی جب وہ صرف 24 سال کا تھا اور پاکستان کی نئی مملکت کے ہنگامہ خیز حالات سے طالب علم بن کر آیا تھا اس وقت میں برطانیہ میں کوانٹم الیکٹرانک ڈائینامکس کا میں بظاہر صف اول کا ماہر تھا مجھے جلد ہی اس بات کا احساس ہوگیا کہ سلام کا علم اس موضوع پر اتنا ہی وسیع تھا جتنا کہ میرا۔ایک روز اس نے مجھ سے ریسرچ کے لئے کسی موضوع کے انتخاب پر مشورہ کیا تو میں نے اس کو Overlapping divergences کا موضوع تجویز کیا جو کہ نہایت پیچیدہ ٹیکنیکل پرابلم تھی؛ جس پر میں خود دو سال سے ریسرچ کر رہا تھا اور کامیاب نہ ہوسکا تھا۔ سلام نے یہ پرابلم چند مہینوں میں حل کر کے سب کو انگشت بدنداں کر دیا۔

ایک سال بعد میری ملاقات اس سے زیورخ میں ہوئی وہ اپنے ساتھ ایک ریسرچ پیپر لایا تھا جو کہ Scalar Electro-dynamics پر ریسرچ کا زبردست مرقع تھا۔اس نے مجھ سے کہا کہ میرا تعارف وولف گانگ پالی سے کروادو جو اس وقت یورپ میں کوانٹم فیلڈ تھیوریز میں صف اول کا سائنس دان تھا میں نے پروفیسر پالی کو ایک ملاقات میں سلام کا تعارف کروادیا اور وہ اس سے ملاقات پر رضامند ہوگیا۔ سلام پالی سے علیک سلیک کے بعد یوں مخاطب ہوا۔

سلام :: آپ ازراہ کرم اس مقالہ پر نظر ڈال دیں اور اپنی رائے سے مجھے مطلع کریں۔

پروفیسر پالی :: مجھے احتیاط برتنی ہوگی کہ کہیں میں اپنی آنکھیں زیادہ استعمال نہ کروں۔ میں تمہارا مقالہ نہیں پڑھوں گا۔

یوں یہ ملاقات ختم ہوگئی۔ سلام نے اس کا شکریہ ادا کیا اور باہر چلا گیا اس کے چہرہ پر غصہ یا ناامیدی کے کوئی آثار نہ تھے کیونکہ اس کو اپنی مائیگی اور بالاحیثیت کا خوب احساس تھا۔ جب میں نے اس سے پالی کے گستاخانہ رویہ پر اظہار افسوس کیا تو سلام نے جواباً کہا کہ اس کا احساس ہمدردی پالی کے لئے زیادہ ہے نہ اس کی اپنی ذات کے لئے افسوس کہ پالی نے فزکس میں ایک نئی تحقیق کو جاننے کا سنہری موقعہ ہاتھ سے گنوادیا تھا۔ سلام جب زیورخ آیا تو وہ اس وقت اس مخمصے میں مبتلا تھا کہ وہ پاکستان واپس جائے یا نہیں؟ اس کی تعلیم برطانیہ میں قریب قریب پایہ تکمیل کو پہنچ چکی تھی اگر وہ برطانیہ یا امریکہ میں رہائش اختیار کرنیکا فیصلہ کرتا تو اس کیلئے شاندار ریسرچ کیریر اس کا بے تابی سے منتظر تھا ان دنوں وہ اپنی ذہانت کی استعدادوں میں گویا پہاڑ کی چوٹی پر تھا وہ اپنے دور اور نسل کے ابھرتے ہوئے فزسٹ میں سے منفرد جوہر تھا مگر اس کا ضمیر اسے یہاں رہائش اختیار کرنے پر ملامت کر رہا تھا اس نے اپنا یہ اخلاقی فرض جانا کہ وہ اپنے وطن واپس جائے تا وہ جو کچھ کرسکتا ہے وہ اپنے وطن عزیز کے عوام کے لئے کرے پاکستان چاہے غریب ملک تھا مگر اس ملک نے اس کی تعلیم اور رہائش کے برطانیہ میں اخراجات برداشت کئے تھے اب اس کی باری تھی کہ وہ اس قرض کو چکائے اس نے اس مخمصہ پر مجھ سے مشورہ کیا میں نے اسے پرزور مشورہ دیا کہ وہ امریکہ چلا جائے تا پہلے پانچ سال وہ ریسرچ میں غوطہ زن ہوجائے پھر اس کے بعد وہ اپنے عوام کی بے شک خدمت کرلے اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ میں اپنے وطن لوٹ رہا ہوں فزکس میرا انتظار کرسکتی ہے مگر میرے عوام نہیں۔

سلام 1951ء میں لاہور چلا گیا اور اس نے وہاں تین سال قیام کیا یہ عرصہ اس کے لئے سخت مایوسی کا دور تھا لاہور کے اکیڈمک مرشدوں کو اس بات سے کوئی غرض نہ تھی کہ وہ لندن سے 25 سالہ جینیس کی خدمات سے مستفید ہوں سلام کو امید تھی کہ وہ پاکستان کی نوجوان نسل میں سائنس میں ریسرچ کی روح پھونک سکے گا تا وہ سائنس کی تعلیم حاصل کر کے اپنے معاشرہ کو ماڈرن بنائیں نیز یہ کہ وہ کسی طریق سے پاکستان میں سائنسی ترقی کی نئی لہر دوڑا سکے گا مگر اکیڈمک مرشدوں نے اسے ایسا کوئی کام سرانجام دینے کا موقعہ فراہم نہ ہونے دیا وہ صرف یہ کرسکتا تھا کہ ریاضی اور فزکس کا سبق قدیم ترین زمانے سے طے شدہ کری کولم کے مطابق دے جلد ہی اس نے خود کو جدید سائنس اور بین الاقوامی سائنس کمیونٹی سے روز بروز کٹا ہوا محسوس کیا تین سال بعد اسے یہ بات سمجھ آگئی کہ وہ اپنے وطن کی خدمت ملک کے اندر سے ملک کے باہر سے زیادہ کرسکتا ہے۔1954 میں وہ کلیر کانسشینس کے ساتھ برطانیہ واپس لوٹ آیا اور یہاں ریسرچ کیریر کے جادہ پر دوبارہ گامزن ہوگیا۔

لندن کے مشہور امپریل کالج آف ٹیکنالوجی (یونیورسٹی آف لندن) میں اس نے 1957 میں پوزیشن قبول کرلی جس پر اس کا تقرر ساری عمر رہا لندن کے باعزت پروفیسر کی حیثیت میں اس کا تقرر صدر پاکستان کے چیف سائینٹیفک ایڈوائزر کے طور پر ہوا اور اس رول میں اس نے پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں پر بہت دیرپا اثر ڈالا بہ خلاف اس کے کہ وہ ایسا اثر لاہور میں رہ کر ڈال سکتا۔ اپنے وطن کے سب سے باعزت شہری کے روپ میں وہ اکیڈمک گروہوں کی سیاست سے بالاتر رہا۔

میری پہلی ملاقات سلام سے جب 1950ء میں ہوئی تو میں نے اسے اپنے برابر کا انٹلیکچونل ایک دم تسلیم کرلیا تھا ایسا نوجوان جو ریاضی کے پیچیدہ مسائل اتنی جلدی حل کرسکتا تھا جتنا کہ میں خود۔ دس سال بعد میں نے دیکھا کہ وہ علمی کاموں میں مجھ پر بازی لے گیا تھا جہاں میں ابھی تک ریاضی کے مشکل مسائل کا حل تلاش کرنے میں مصروف تھا وہ فزکس کی کائنات میں خفیہ گہرے رازوں سے پردے اٹھانے میں بہت آگے نکل گیا تھا جہاں میں پرانی تھیوریز کی تفصیلات تلاش کرنے میں مگن تھا وہ نئی تھیوریز تخلیق کر رہا تھا وہ دس سال تک برق مقناطیس اور ویک نیوکلر فورس کے درمیان اتحاد کی تھیوری اخذ کرنے میں مشکل گلیوں میں آنکھ مچولی کھیلتا رہا۔ بالآخر 1967ء میں کامیابی نے اس کے قدم چومے۔ سٹیون وائن برگ اور شیلڈن گلاشو نے آزادانہ طور پر ایک دوسرے کے تعاون کے بغیر الیکٹرو ویک تھیوری پیش کی جس کا تجرباتی ثبوت چھ سال بعد ویک نیوٹل کرنٹ ملنے سے ہوا۔ الیکٹرو ویک تھیوری نے پارٹیکل فزکس کے سٹینڈرڈ ماڈل میں شامل ہونے والے تمام آئیڈیاز کے لئے راستہ ہموار کر کے انکو ایک جگہ اکٹھا کر دیا اس کامیابی پر سلام وائن برگ اور گلاشو کو 1979ء میں حق بجانب نوبل انعام ملا سلام نے خوشی سے انعام کی سوفی صد رقم غریب طلباء کے سکالرشپ کے لئے دے دی۔

اس نے کہا کہ مذہب اسلام جس کے مطابق وہ اپنی زندگی گزارتا ہے اس نے اس رقم کے دینے کیلئے اسے دریادل بنادیا۔

اس دوران سلام نے ٹریسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کی بنیاد رکھی جس نے غریب ممالک میں بنیادی سائنس کے لیول کو اوپر بڑھانے کیلئے اس کے خواب کو پورا کردیا۔ یہ سینٹر تیسری دنیا کے ممالک سے آنے والے سائنس دانوں کو فنڈز اور رہائش مہیا کرتا ہے جب وہ اپنے تعلیمی اداروں سے Sabbatical leave پر ہوتے ہیں مگر اپنے وطن میں وہ ان اداروں سے اپنی اکیڈمک پوزیشن برقرار رکھتے ہیں۔ اس سینٹر میں قیام کے دوران وہ نہ صرف اپنی ریسرچ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں بلکہ دسرے ممالک سے آئے ہوئے پروفیسروں سے بھی رابطہ بڑھاتے ہیں سینٹر ان کو جدید مواصلات اور ان کی ریسرچ کو شائع کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے سلام نے اس سینٹر کو اس طریق سے ڈیزائن کیا ہے کہ تیسری دنیا کے سائنس دان سائنسی طور پر اپنے ممالک سے ہجرت کئے بغیر پروڈکٹو رہتے ہیں نیز ایسے احباب کو امیگریشن یا فرسٹریشن میں سے کسی ایک کا انتخاب نہیں کرنا ہوتا۔

روز اول سے ہی سینٹر کی مساعی صرف اور صرف پارٹیکل فزکس پر مرکوز نہیں رہیں آنے والے سائنس دانوں کے درمیان دوسرے موضوعات جیسے پلازما فزکس، ماحولیاتی تجزیہ اور مالیکیولر بیالوجی میں بھی میٹنگز طے پاتیں اور روزٹرز کو دعوت دی جاتی ہے۔ سلام نے 1955ء اور 1958ء میں جنیوا میں اٹامک انرجی کے پرامن استعمال پر منعقد ہونے والی کانفرنسوں کے سکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے تھے سلام نے نیوکلر فشن اور نیوکلر فیوژن دونوں میں اپنا انٹرسٹ برقرار رکھا۔ دونوں کو انرجی کے سورس اور سائنسی پرابلم حل کرنے کے زبردست چیلنج کے طور پر۔ وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ بنیادی سائنس اور اپلائیڈ سائنس دونوں ترقی پذیر ممالک کے لئے اہم ہیں سینٹر میں آنے والے مہمان زیادہ تر بنیادی سائنس پر کام کرتے ہیں مگر اپلائید سائنس کو بھی برا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

پورے تیس سال تک سلام اس سینٹر کو زندہ رکھنے کے لئے ناختم ہونے والی مگر کامیاب جنگیں لڑتا رہا اس دوران اس نے فنڈ ریزر کی قابل ستائش صلاحیت اپنے اندر پیدا کرلی۔ اس نے سینٹر کے لئے فنڈز اطالین حکومت ٹریسٹ کے شہر اقوام متحدہ اٹامک انرجی کمیشن وی آنا اور صدیوں فاؤنڈیشنز اور انفرادی لوگوں سے حاصل کئے۔ سینٹر کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے اس نے ایڈمنسٹریشن کی بھاری ذمہ داریاں اٹھائیں اور اس کے ساتھ وہ انٹلیکچونل لیڈرشپ بھی سینٹر کو فراہم کرتا رہا یہ سینٹر اس کے ویژن سا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ اڑیسہ کا صوبائی اجتماع

صوبہ اڑیسہ کی 30 مجالس کے 500 سے زائد نمائندگان کی شرکت

لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا 13 واں صوبائی اجتماع 27-26 اکتوبر 2002ء بمقام احمدیہ مسجد کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

25 اکتوبر کو محترم مبلغ صاحب بھدرک نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ جس میں کافی بہنوں اور بچیوں نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس: خاکسارہ کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کی کاروائی صبح 8:30 بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اجتماعی دعا کے بعد عہد لجنہ وناصرات دہرایا گیا۔ مقابلہ جات کے شروع ہونے سے قبل صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد صوبائی صدر لجنہ نے لجنہ کے اجلاس کی حاضری کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں صوبائی صدر صاحب نے صوبہ اڑیسہ کی لجنات کی روزافزوں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مجالس کو فعال بنانے کی تلقین کی۔ بعدازاں صوبائی جنرل سیکرٹری محترمہ نجمہ پروین صاحبہ نے مجالس صوبہ اڑیسہ کی کارگزاری رپورٹ کا جائزہ سنایا۔ مجالس کی کارگزاری کا موازنہ پیش کیا گیا۔ صوبہ اڑیسہ میں لجنہ اماءاللہ کومبی اوّل و بھدرک دوم قرار پائی۔

افتتاحی تقریب 10 بجے شروع ہوئی۔ اس کے معا بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جو 1:30 تک جاری رہے۔ دوسرا اجلاس 3:30 بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترمہ صدر لجنہ کیرنگ نے کی اس میں بھی علمی مقابلہ جات ہوئے۔

تیسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت زونل سیکرٹری 7:30 بجے شروع ہوئی جو 10:30 بجے تک جاری رہی۔ نومبائعین کے مقابلہ جات انکے اپنے معیار ونصاب کے لحاظ سے ہوئے۔ 30 ممبرات لجنہ وناصرات نے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ پہلے دن مجلس شوریٰ کی میٹنگ تلاوت قرآن شریف کے بعد شروع کی گئی۔ میٹنگ میں نومبائعین بھی شریک ہوئیں۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترمہ زاہدہ فرحت صدر لجنہ کرڈاپلی شروع ہوا۔ سب سے پہلے صوبائی نائب صدر صاحبہ محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ نے صوبہ کے چندہ جات کا جائزہ پیش کیا۔ بعدہٗ علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ پنکال 3:30 بجے شروع ہوا۔ تیسرا اجلاس زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ بھدرک محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ کی صدارت میں 5:30 بجے شروع ہوا جس میں زونل سیکرٹری محترمہ امتہ القدوس صاحبہ نے نومبائعین سے خطاب کیا۔ نومبائعین بہنوں نے اپنے تاثرات پیش کئے اور قبول احمدیت کا تذکرہ کیا۔

اختتامی اجلاس: زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ ہوا۔ کلام پاک کی تلاوت کے بعد صوبائی صدر نے احمدیت کی برکت اور نومبائعین کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی۔ اسکے قبل صوبائی امیر ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے نومبائعین کی تربیت اور تمام بہنوں سے مالی قربانی میں آگے رہنے کی تلقین کی۔ صدر لجنہ بھدرک نے تمام آئے ہوئے مہمانوں اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوبائی صدر نے بھدرک کی صدر صاحبہ مجلس عاملہ اور تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

(شیریں باسط صوبائی صدر لجنہ اماءاللہ اڑیسہ)

جماعت احمدیہ اریڈاپلی کے اطفال کی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت میں شرکت

امسال پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ اریڈاپلی ضلع کریم نگر آندھرا سے تین نومبائعین اطفال سالانہ اجتماع قادیان 2002ء کے موقع پر علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے خاکسار کے ساتھ قادیان دارالامان گئے تھے۔ ان بچوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسٹیج پر چڑھ کر تلاوت، نظم، قرآن و تقریر میں حصہ لیا۔ انعامات حاصل کر کے گھر واپس آئے۔ گاؤں میں پہنچتے ہی احباب جماعت بچوں کے ہاتھ میں انعامات دیکھ کر کافی خوش ہوئے۔ اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ ایک وقت وہ تھا جب یہاں کے احباب قادیان جانے سے ڈرتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ یہ جماعت پانچ سال قبل قائم ہوئی تھی۔ شدید مخالفانہ حالات میں احباب جماعت غیر معمولی صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین حق پر قائم رہے۔ غیر احمدی ملاؤں نے مخالفت کرنے میں کوئی قصر باقی نہ چھوڑی۔ یہاں تک کہ جلسہ سالانہ پر قادیان جانے والوں کو ڈرانے کیلئے سراسر سفید جھوٹ منظر عام میں پھیلایا کہ جو بھی قادیان جاتا ہے وہاں اس کے گردے اور آنکھیں نکال لی جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور آج وہ وقت ہے کہ احباب جماعت چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو بھی قادیان بھیجنے لگے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سبکو زیادہ سے زیادہ علم دین حاصل کرنے اور خاکسار کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمناف بنگالی معلم وقف جدید بیرون)

حضور انور کی صحت وسلامتی کیلئے صدقات اور دعا کا خصوصی اہتمام

جماعت احمدیہ اریڈاپلی کی طرف سے پیارے حضور کی صحت وسلامتی کیلئے اجتماعی دعا اور صدقات کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

بعد نماز جمعہ پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر وکامل شفایابی کیلئے ایک اجتماعی دعا ہوئی۔ اس میں تقریباً 30 احباب جماعت شامل تھے۔ اور اس موقعہ پر احباب جماعت نے دلی خوشی سے اجتماعی صدقہ کیلئے چندہ دیا۔ جو کہ چند غریبوں میں تقسیم کیا گیا۔

(عبدالمناف بنگالی معلم وقف جدید بیرون)

کشن گنج بہار میں تبلیغی مساعی

مورخہ 3-6-02 کو کشن گنج کے بلاک ٹھاکر گنج بمقام لنگڑاڈوبا تبلیغی وفد پہنچا۔ اس وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم اسجاد حسین معلم کٹیہار، مکرم شفیق احمد معلم کشن گنج ومکرم اصل دین صاحب صدر بنگراو مکرم شمس الھدیٰ صاحب میر بھٹا شامل تھے۔ مکرم لیاقت صاحب منشی نے مقامی دوستوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ اس موقعہ پر مکرم اسجاد حسین صاحب معلم کٹیہار نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور آپ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچایا۔ دوران گفتگو مکرم معلم صاحب نے مختلف مسائل کے حل کو از روئے قرآن وحدیث بہترین طرز سے حاضرین کو سمجھایا۔ اس گفتگو کے بعد خاکسار نے سوالات حاضرین کا جواب دیا۔ بالآخر مکرم شفیق احمد صاحب معلم نے بیعت فارم پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ جملہ احباب کی استقامت اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج کشن گنج بہار)

خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی ڈائری اور رمضان کے لیل ونہار

ماہ نومبر 2002ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کی دو میٹنگز ہوئیں۔ اور دوران ماہ کئے جانے والے کاموں بالخصوص رمضان المبارک کے پروگرام بنائے۔ وقف نو کی ہفتہ وار کلاسز جاری رہیں۔ تینوں حلقوں میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری قائم ہے۔ اور خدمت خلق کے طور پر سینکڑوں مریضوں کا علاج کیا گیا۔ حضور انور کی صحت وتندرستی کیلئے انفرادی و اجتماعی دعا کے علاوہ ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ عید کے موقعہ پر 200 غرباء میں ملبوسات اور 14 غرباء میں 3000 روپے نقدی تقسیم کی گئی۔ اور جماعت کی طرف سے فطرانہ کی رقم غرباء میں بانٹی۔ احمدیہ مسجد مومن منزل میں رنگ کرنے اور Ampliphier کیلئے خاکسار نے 2250 روپے دیے۔ اسی مسجد میں 10 نومبر کو ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ مسجد احمدیہ جوبلی ہال کے پاس روزانہ بک سٹال باقاعدگی سے لگا۔ دوران ماہ کل چار وقار عمل ہوئے۔ اسی طرح مالی وتربیتی امور سرانجام دیے گئے۔

رمضان المبارک میں حیدر آباد کے مردوزن نے خاص طور پر باجماعت نمازوں نوافل تراویح تلاوت قرآن مجید دعاؤں اور صدقات کا خاص اہتمام کیا۔ حضور انور کی صحت وتندرستی کیلئے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھا M.T.A سے استفادہ کا گھروں کے علاوہ باقاعدہ مسجد میں انتظام رہا۔ حیدر آباد کی تینوں مساجد میں نماز تراویح و درس کا انتظام تھا۔ دو مساجد میں خدام کی طرف سے افطاری کا انتظام تھا۔ کیونکہ بعض مسافر وغیر احمدی بھی مسجد میں نماز کیلئے تشریف لاتے ہیں۔

(تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

کینیڈین فرنچ علاقہ میں تبلیغ اسلام

﴿مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب﴾

اللہ تعالیٰ نے چند سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رویا میں خبر دی تھی کہ فرنچ بولنے والے علاقوں میں احمدیت کی ترقی کی رفتار تیز ہو جائے گی اور عملاً ایسا ہی ہوا۔ کہ فرنچ بولنے والے افریقن ممالک میں بیعتوں کا گراف ایک دم بڑھنا شروع ہوا۔ اور تین چار سالوں میں وہاں بیعت کرنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے بھی اوپر ہو گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ دنیا کی کل آبادی کے دس فیصد کو احمدیت حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اسکی تعمیل میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کینیڈا نے بہت ہی عمدہ پمفلٹ انگریزی کے علاوہ فرنچ زبان میں شائع کیا۔ جس کے سرورق کیلئے عمدہ کارڈ کی جیکٹ پر Message de paix ہر خاص و عام کیلئے دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔ پھر پمفلٹ کے ساتھ مزید معلومات کتب اور آڈیو ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے Demand Card بھی ہے۔ جس کی Postage ادا شدہ ہے جس کی وجہ سے پمفلٹ پڑھنے والے کو مزید کتب وغیرہ کے حصول کیلئے کچھ بھی خرچ کرنا نہیں پڑتا۔ میرے علم کے مطابق اس قسم کا عمدہ اور مکمل Package پہلی بار آیا ہے۔ جس پر احمدیہ مسلم کمیونٹی کینیڈا مبارکباد کی مستحق ہے۔ اس خوبصورت پمفلٹ کی پانچ ہزار کاپیاں کیوبک کے 20/25 میل ایریا میں دعائیں کرتے ہوئے دلچسپی ظاہر کرنے والوں میں تقسیم کی گئیں۔

گھروں دوکانوں مال بسوں بسوں کے اڈوں پر انتظار کرنے والوں لائبریریوں مختلف اہم دفاتر ٹورسٹ سینٹرز اہم ہوٹلوں ریلوے سٹیشنوں پر، یونی ورسٹی کیمپس اہم شاپنگ مالوں کے دوکان داروں اور گراہکوں، اخبارات اور ریڈیو ٹیلی ویژن کے دفاتر میں گویا ہر اہم جگہ کی نشاندہی کر کے یہ پمفلٹ تقسیم کئے گئے اور کوشش کی گئی کہ احمدیت کا بیج زرخیز زمین میں پڑے تا جلدی پھل پھول کرتناور درخت کی شکل اختیار کر جائے۔ کہ آخر یہ قادر خدا کا وعدہ ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہمیں اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ ہم نے سنا ہوا تھا کہ کینیڈین کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور اس قسم کے پمفلٹ وہ نہیں لیں گے۔ مگر ہم نے دیکھا کہ انکار کرنے والے تو صرف دو چار فیصد تھے۔ اور لینے والوں میں سے بہتوں کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پمفلٹ پڑھتے دیکھا۔ اور جوں جوں وہ پڑھتے جاتے انکی دلچسپی بڑھنے کے آثار ان کے چہروں سے ظاہر ہوتے گئے۔ کئی پڑھنے والوں نے شکریہ کا اظہار بھی لفظاً اور معناً کیا ہم بھی تقسیم کرتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا رب اشرح لی صدری و یسرلی امری پڑھتے جاتے تھے اور دل میں یہی شوق تھا

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

مزید خوشی ہمیں ہوئی جب واپسی پر ٹورانٹو مشن آفس میں ہم نے فرنچ ایریا سے آنے والے demand card بھی دیکھے گویا لوگ رابطہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اسلام میں جلد تر داخل ہونے والا بنادے آمین۔

پبلک لائبریریوں میں اسلامی کتب

کیوبک سٹی کے سادہ اور تعلیم کے دلدادہ لوگوں کو اپنے علمی اداروں اور لائبریریوں سے بے پناہ محبت ہے۔ کیوبک سٹی میں یونی ورسٹی کا کیمپس میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔ جہاں نہ صرف مقامی طلبا نظر آئے بلکہ فرنچ بولنے والے عرب اور افریقن ممالک کے طلبا سے بھی ملاقاتیں ہوئیں جو ہماری اسلامی خدمت پر خوش نظر آئے اور ہر قسم کے کام میں تعاون کی پیشکش بھی کی۔ کیوبک سٹی کی مرکزی پبلک لائبریری کو:

قرآن مجید کا فرنچ ترجمہ اور دیگر اسلامی کتب

پیش کرنے کی توفیق ملی۔ پھر اسی شہر کے بارہ محلوں میں بارہ برانچ لائبریریاں قائم ہیں۔ جن کو چار اہم کتب فرنچ زبان کی پیش کیں۔ اسی طرح ہمسایہ سٹی چارلس برگ کی میونسپل لائبریری میں بھی چار اہم کتب رکھوائیں۔ اور اخبارات میں اس خبر پر مشتمل پریس ریلیز بھی بھجوایا تا کہ عوام کو ان کتب کا علم ہو سکے اور وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح ہمارا رابطہ عوام سے قائم ہو جائے گا اور ہم مزید لائبریریوں میں کتب رکھواتے جائیں گے۔

پریس رابطے

عوام خاص سے رابطے کا آسان ذریعہ اخبار و رسائل ہوتے ہیں۔ کیوبک سٹی میں سب سے اہم دو اخبار فرنچ شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں چارلس برگ وایکسپریس بھی ہفتہ وار مشہور اخبار ہے ان کے علاوہ تین چار اور ہفتہ واری اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ ان سب اخبارات کو فرنچ زبان میں ایک تفصیلی خط لکھا۔ کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی جو دنیا کے 176 ملکوں میں پھیل گئی ہے آج کل امن کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ اور کینیڈا کے اس صوبہ کیوبک میں یہ پمفلٹ تقسیم کرنے کیلئے ہم یہاں پہنچے ہیں۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا اسلام امن کا اسلام ہے جس کی اشاعت کیلئے طاقت کی جگہ محبت استعمال ہوتی ہے اور ہمارا نصب العین بھی یہی ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہی خط انگریزی زبان میں شمالی امریکہ کے سب سے پرانے اخبار Qubec Chronicle & Telegraph کو بھی بھجوایا جو 1774 سے انگریزی میں شائع ہو رہا ہے۔ پھر ان کی خواہش پر انکو مزید معلومات فراہم کرنے کیلئے عاجز برادرم محمود احمد بٹ صاحب کے ہمراہ ان کے دفتر میں حاضر ہوا تو اسسٹنٹ مدیر سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اور انہوں نے اسلام اور احمدیت کی خوبیوں کو پسند فرمایا۔ اسی مضمون پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم کتاب "جدید مسائل کا اسلامی حل" اسے پیش کی اور منتخب آیات قرآنیہ مع ترجمہ بھی پیش کی گئی۔ ہماری مساعی سے متاثر ہو کر اس نے ہماری خبریں شائع کرنے کا وعدہ فرمایا۔ پھر ہم دونوں دوسرے فرنچ زبان کے اخبارات کے دفاتر میں پہنچے اور انہیں اپنی آمد کی غرض سے مطلع کیا۔ اور اسلامی کتب پیش کیں۔ ریڈیو ٹیلی ویژن کو بھی ڈاک کے ذریعہ اپنا لٹریچر بھجوایا۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے یہ ابتدائی رابطے آئندہ جماعت احمدیہ کی مساعی کی اشاعت کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔ (بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا جولائی 2002ء)

گوتھن برگ کے عالمی بک فئیر میں جماعت احمدیہ سویڈن کا بک سٹال

سویڈن جو خوبصورت جھیلوں کا ملک ہے اس میں سال میں ایک مرتبہ کتب کا عالمی میلہ لگتا ہے۔ جس میں تمام دنیا سے کتب خریدنے اور پڑھنے کے شوقین کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور اپنی من پسند زبان میں کتب خریدتے ہیں۔ امسال گوتھن برگ سویڈن میں انٹرنیشنل بک فئیر 19 سے 22 ستمبر 2002ء تک منعقد ہوا۔ محترم عبدالطیف صاحب انور امیر جماعت احمدیہ سویڈن کی ہدایت پر خاکسار نے کے ساتھ مکرم عامر منیر چودھری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن اور مکرم نصیر الحق صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دیگر مخلصین جماعت نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنے سٹال کو دیدہ زیب بنایا۔ اور سٹال پر حضور پرنور کے روح پرور خطابات کو دکھا کر آنے والے مہمانوں میں M.T.A کو متعارف کرایا۔

سٹال پر انصار خدام اور لجنہ اماء اللہ نے چاروں دن ڈیوٹیاں دیں آنے والے مہمانوں کو جماعت کا تعارف کرایا۔ اور 4750 کرونز کا لٹریچر فروخت کرنے کے علاوہ جماعتی تعارف کے بارہ میں اور جہاد کی حقیقت کے بارہ میں لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ایک دہریہ نے اپنے سوالوں کے تسلی بخش جواب پا کر کہا کہ جس اسلام کو آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اسے ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

کتب کی اس نمائش کے آخری روز ہماری درخواست پر نمائش کی مدار المہام آنا فالک Anna Falk ہمارے سٹال پر تشریف لائیں۔ محترم امیر صاحب نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "Islam's Response To Contemporary Issues" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا سویڈش ترجمہ اور جہاد کے بارے اسلامی تعلیم پر مشتمل پمفلٹ پیش کیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

دنیا کے 30 ممالک کے نمائندگان اور مصنفین نے اس نمائش میں حصہ لیا اور 750 کمپنیوں نے شمولیت کی۔ 1076 اخبار نویس شامل ہوئے۔ 760 تقاریر ہوئیں اور ایک لاکھ پندرہ ہزار افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ خدا کرے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطے ثمر آور ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے نمائش کو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ کی اجر عظیم عطا فرمائے۔

وقف نو گوتھن برگ کا تفریحی و معلوماتی وزٹ

ماہ دسمبر 2002ء میں جماعت احمدیہ گوتھن برگ سویڈن کے وقف نو بچوں کا ایک معلوماتی و تفریحی پروگرام بنایا گیا۔ مورخہ 02-12-1 کو وقف نو کے بچوں کو ایک میوزیم میں لے گئے۔ اس وزٹ میں مکرم مبلغ صاحب کے علاوہ خاکسار سیکرٹری وقف نو اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم عامر منیر چودھری صاحب اور مکرم فاتح شمس صاحب نمائندہ M.T.A بھی تھے۔ قریباً 1:20 پر ہم میوزیم Tropic huest پہنچ گئے۔ جہاں زندہ جانور جو بہت ہی چھوٹی نسل کے ہیں جمع کئے گئے ہیں۔ اور ان کے متعلق تمام قسم کی اہم معلومات وہاں موجود تختیوں پر آویزاں ہیں۔ جنہیں بچوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ اور دوسروں کی توجہ بھی بار بار ان معلومات کی طرف مبذول کرتے رہے۔ خاص طور پر سانپ اور کیڑے کوڑے اور بہت ہی چھوٹی قسم کے مخصوص بندروں کی نسل کو دیکھ کر بچوں نے بہت لطف اٹھایا۔ (محمود احمد شمس نیشنل سیکرٹری وقف نو سویڈن)

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔............(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15201: میں منصورہ الہ دین زوجہ مکرم محمد رشید صاحب طارق قوم احمدی پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے اور منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱-حق مہر بذمہ خاوند		25000-00
زیورات طلائی چوڑیاں چار عدد چھ تولہ		
کڑے دو عدد	ایک تولہ	
ہار ایک عدد مع کانٹے و چین پانچ تولہ		
دو ہار	تین تولہ	
تین انگوٹھیاں	ایک تولہ	
کل وزن 16 تولہ	اندازاً قیمت	80000-00
زیورات نقرئی ایک سیٹ	تین تولہ اندازاً قیمت	225-00
میزان		105225-00

میں اس وقت پرائیویٹ طور پر ہومیوپیتھک کی میڈیکل پریکٹس کرتی ہوں جہاں سے مُجھے ماہانہ -/۳۰۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلسِ کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت مورخہ ۹۷-۱۲-۲ سے نافذ العمل کی جائے۔

ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

گواہ شُد: محمد رشید طارق، ابن مکرم محمد سعید صاحب انور
الامۃ: منصورہ الہ دین
گواہ شُد: جاوید اقبال اختر، ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ

وصیت نمبر 15202: میں محمد کلیم خان ولد مکرم محمد سیف خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۸-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد ۱۰ امرلے زمین ننگل باغباں میں کالواں گاؤں کی جانب ہے۔ اس کے علاوہ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اور اس وقت مبلغ -/۳۲۳۶ روپے معہ الاؤنس تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر سیکریٹری مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت ۰۲-۹-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: سیّد فہیم احمد
العبد: محمد کلیم خان
گواہ شد: سیّد فیروز الدین قادیان

وصیت نمبر 15203: مَیں شاہ محمد حسیب احمد ولد مکرم شاہ محمد تسنیم احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۹-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہوار -/۴۱۲۰ روپے پر ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

خاکسار کا ایک مکان مشترکہ واقع آرہ (بہار) مکان، مارکیٹ میرج ہال اور لاج ہے۔ والد صاحب حیات ہیں اور اس میں ہم چار بھائی اور ۵ بہنیں حصہ دار ہیں۔

میری وصیت ۰۲-۱۰-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد: محمد انور احمد، ولد محترم محمد منصور احمد صاحب قادیان
العبد: شاہ محمد حسیب احمد
گواہ شُد: سیّد پرویز افضل، ولد محترم سیّد حمید الدین صاحب قادیان

وصیت نمبر 15204: میں سیّدلمۃ اللہ شمع زوجہ مکرم سیّد وثیق الدین احمد صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ نیاپلی ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۲-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔

۱-حق مہر 2000-00 روپیہ ۲-طلائی زیور: طلائی بالیاں ۴ گرام ۳-دستی گھڑی 2000-00 روپیہ

آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی والد صاحب محترم سید یعقوب الرحمٰن صاحب بقیدِ حیات ہیں اور موصی ہیں۔

خاکسار کی کوئی ذاتی آمد نہیں ہے۔ اخراجات خورونوش ماہوار -/۳۰۰ روپیہ پر تازیست حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔

خاوند موصی ہیں اور اُن کی ماہوار آمد -/15000 روپیہ ہے۔

میں وعدہ کرتی ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اُس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

گواہ شد: سید وثیق الدین احمد، ولد محترم سید جلال الدین احمد صاحب مرحوم
الامۃ: سیدہ لمۃ اللہ شمع
گواہ شد: محمد انور احمد، ولد محترم محمد منصور احمد صاحب قادیان

وصیت نمبر 15205 میں نوید الفتح ولد محترم نظام الدین صاحب قوم احمدی شیخ پیشہ طالبعلم جامعہ احمدیہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۲-۱۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میں جامعہ احمدیہ قادیان کا طالبعلم ہوں اور ماہانہ -/۳۰۰ روپیہ جیب خرچ پر وصیت کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت ۲۰۰۳-۱-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

گواہ شد: محمد انور احمد ولد محمد منصور احمد صاحب
العبد: نوید الفتح
گواہ شد: شریف احمد ولد بشیر احمد

وصیت نمبر 15206 مَیں مبشر احمد بدر ولد مکرم محمد دین بدر صاحب قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۰۲-۸-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ میری اس وقت مبلغ -/۳۱۸۷ مع الاؤنس تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر سیکریٹری مجلس کارپرداز قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت ۰۲-۹-۱ سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد: سیّد فہیم احمد، ولدیت: سیّد سلام الدین صاحب مرحوم
العبد: مبشر احمد بدر
گواہ شد: نعیم احمد ڈار

عراق کو فتح کرنے کے بعد بُش انتظامیہ کا لمبا منصوبہ

امریکہ صدام حسین کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے بعد خود عراق پر حکومت کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ بُش انتظامیہ بہت خاموشی کے ساتھ یہ منصوبہ تیار کر رہی ہے کہ عراق کے خلاف جنگ میں جو امریکی فوجی جنرل فاتح ہوں گے وہ فوراً اپنے ملک لوٹ کر نہیں آئیں گے بلکہ عراق پر کچھ دنوں انہیں کی حکمرانی چلے گی۔

عراق کے بارے میں صدر جارج ڈبلیو بُش نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ صدام حسین کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے بعد اس ملک کی تعمیر نو کے لئے امریکی فوج زیادہ بڑے پیمانے پر اور زیادہ طویل عرصے تک موجود رہے گی یہ منصوبہ تقریباً مکمل ہے جس کے تحت حکومت بدلے جانے کے بعد کچھ مہینوں کے اندر عراق میں نئی سویلین انتظامیہ تشکیل دی جائے گی۔ لیکن بہترین حالت میں بھی امریکی فوج جنگ ختم ہونے کے مہینوں بعد تک پوری طاقت کے ساتھ عراق میں موجود رہے گی اور جب اس کی یہ ضرورت ختم ہو جائے اس کے بعد بھی برسوں تک ہزاروں امریکی فوجی عراق میں ہی ڈیرا ڈالے رہیں گے۔ بُش منصوبے کے مطابق جنگ ختم ہونے یا صدام حسین کی معزولی کے بعد عراقی حکام کو اقتدار سے ہٹا کر ان کو صرف مشاورتی رول تک محدود کر دیا جائے گا اور کم از کم ایک سال، اور ہوسکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ وقت تک انہیں دوبارہ اقتدار تک رسائی نہیں مل سکے گی لیکن پھر اس کے بعد دھیرے دھیرے انہیں اقتدار تک رسائی مل سکے گی۔ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں امریکی فوج کا بنیادی مشن یہ ہوگا کہ وہ عراق کے تیل میدانوں کا تحفظ کرے اور حریف گروپوں کو زمین ہتھیانے کے لئے آپس میں لڑنے سے روکے۔

امریکی افسروں کا کہنا ہے کہ صدام حسین کی حکومت جس انداز سے ختم ہوگی اسی انداز پر اس کا دارومدار ہوگا کہ اس منصوبے میں کتنی تبدیلی کی جائے ویسے بھی منصوبے کی تمام تفصیلات ابھی منظر عام پر نہیں آئی ہیں لیکن بلیو پرنٹ سے اس کا انکشاف ہوا ہے کہ بُش انتظامیہ عراق پر حکمرانی کرنے اور اس ملک کی نئی تعمیر کے لئے افراد، قوت اور مال و زر اور دیگر وسائل استعمال کرنے کا نمایاں اور طویل مدتی قول و قرار کی تیاری کر رہا ہے امریکی انتظامیہ کا خیال ہے کہ عراق کے اعلیٰ سویلین اور فوجی لیڈروں کے خلاف جنگی جرائم اور دیگر جرائم کے سلسلے میں مقدمہ شروع کیا جائے گا کم درجہ کے افسروں کے بارے میں عراق کے عوام بعد میں فیصلہ کریں گے ہوسکتا ہے کہ کچھ افسروں کو اچھے سلوک کی وجہ سے معافی بھی دے دی جائے۔ امریکی افسروں کو توقع ہے کہ عراق کی موجودہ افسر شاہی صحت عامہ اور عوامی سہولتوں جیسے حکومت کے روزمرہ کے کام سنبھال لے گی۔

واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق اگرچہ بُش انتظامیہ نے یوروپ اور امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں رہنے والے جلاوطن عراقیوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی ہے مگر اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہاں اپوزیشن لیڈروں کو صدام حسین کی جگہ بر سر اقتدار لایا جاسکتا ہے بلکہ ان لوگوں کو ممکنہ عراقی قیادت میں شامل ہونے کی اپنی اہلیت ثابت کرنے کا موقع دیا جائے گا اس دوران صدر صدام حسین کے رشتے کے بھائی علی حسن الماجد دمشق پہنچے وہ نہ صرف صدر صدام کے عزیز بلکہ عراقی پالیسی ساز ادارے انقلابی کمان کونسل کے رکن بھی ہیں وہ ہفتہ کو مصر کا دورہ کریں گے اور صدر حسنی مبارک کو صدر صدام حسین کا ایک پیغام پہنچائیں گے۔ عراق کے دیگر پڑوسیوں کے ساتھ شام اور مصر ایک ایسا فارمولا تلاش کرنے میں سرگرم ہیں جس کے تحت امریکہ اور عراق دونوں ہی ٹکراؤ سے گریز کریں اور عراق کا بحران پرامن طریقے سے حل ہو جائے ☆☆

امریکی پادری کو سات دنوں کے اندر بھارت چھوڑنے کا حکم

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق امریکی مبلغ جوز ڈبلیو کوپر کو تھیرو ونتھا پورم (کیرلہ) میں کلی منور مقام پر گزشتہ دنوں 13 جنوری کو مبینہ طور پر آر ایس ایس ورکروں نے حملہ کر کے شدید مجروح کر دیا تھا ان کو کیرلہ پولیس نے سات دنوں کے اندر ہندوستان چھوڑنے کا نوٹس جاری کیا ہے۔ سنگھ پریوار کی تنظیمیں بڑی شدت کے ساتھ جوزف کوپر کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کرتی رہی ہیں جوان کے مطابق ٹورسٹ ویزا پر ملک میں آنے کے بعد تبلیغ میں مصروف تھے۔ آر ایس ایس کے کارکنوں نے تھرو ونتھا پورم اور دیگر مقامات پر جلوس نکال کر امریکہ کے نیو کیسل کے باشندہ 68 سالہ کوپر کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلائے جانے کا مطالبہ کیا۔ کلی منور میں ہڑتال منائی گئی جہاں آر ایس ایس کی اپیل پر شام کے وقت دکانیں اور کاروباری ادارے بند ہو گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پادری کوپر کو 20 جنوری کی صبح کو کیرالہ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس سے نکلنے کے بعد ہندوستان چھوڑنے کا نوٹس دیا گیا۔ کوپر اسی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ 13 جنوری کو کوپر پر دس نوجوانوں کے ایک گروہ نے اس وقت حملہ کیا تھا جب وہ ایک پروٹسٹنٹ گروپ کے زیر اہتمام منعقدہ گوسپل کنونشن سے خطاب کر کے لوٹ رہے تھے۔☆

پاکستان میں ناجائز ہتھیاروں کی تعداد جائز ہتھیاروں سے 9 گنا

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق اس وقت پاکستان میں ناجائز ہتھیاروں کی تعداد ایک کروڑ اسی لاکھ ہے جبکہ لائسنس شدہ ہتھیاروں کی تعداد تقریباً بیس لاکھ ہے۔ روزنامہ ڈان نے پاکستان کی وزارت داخلہ کے حوالے سے خبر دی ہے کہ پاکستان میں ایک لائسنس شدہ ہتھیار کے مقابلہ میں ناجائز اسلحہ کی تعداد نو (9) ہے۔

2001ء میں اٹھارہ مہینوں تک چلی ایک مہم میں دو لاکھ دس ہزار ناجائز ہتھیار برآمد کئے گئے تھے۔ ناجائز ہتھیاروں کے مالکوں کی سب سے زیادہ تعداد بلوچستان اور صوبہ سرحد میں ہے پشاور کے پاس قبائلی شہر درہ آدم خیل کم قیمت کے ہتھیاروں کے بنانے اور سپلائی کرنے کا اس علاقہ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ درہ آدم خیل میں دو سو سال سے ہتھیار بنانے کی صنعت اور منڈی چلی آرہی ہے اس شہر کے آس پاس نو سو چھوٹے اور بڑے کارخانے ہیں جو سب کے سب غیر قانونی ہیں۔ ان ہتھیاروں کو فروخت کرنے کے لئے ڈیڑھ سو دکانیں ہیں۔☆☆

امریکہ نے شمالی کوریا کو غذا لے جانے والے جہازوں کی روانگی روک دی

امریکہ نے شمالی کوریا کو غذا لے جانے والے بحری جہازوں کی روانگی روک دی ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ شمالی کوریا ان تحفظات کو قبول کرے جو تمام امداد پانے والے ملکوں پر عائد ہوتی ہیں۔ شمالی کوریا میں بھوکے لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔

امریکہ کی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی کے سربراہ انڈریو نطسیوس کا کہنا ہے کہ اگر شمالی کوریا امریکہ کی شرط منظور کر لے تو غذائی امدادی پروگرام دوبارہ شروع ہوسکتا ہے۔

حدیث میں دجال کی یہی صفت بتائی گئی ہے کہ اس کے ساتھ ایک پہاڑ روٹیوں کا ہوگا اور ایک نہر پانی کی ہوگی اور وہ اپنے ساتھ جنت اور نار کی امثال لائے گا وغیرہ وغیرہ۔ اب ظاہر ہے کہ اس روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہر سے وہی حصہ پائے گا جو اس کی بات مانے ورنہ وہ محروم کر دیا جائے گا۔

امریکہ نے گزشتہ سال ایک لاکھ پچپن ہزار ٹن غذائی امداد شمالی کوریا کو دی تھی۔ مسٹر انڈریو نے کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ شمالی کوریا پہلے اس کی چار شرطیں منظور کرے اس کے بعد اس کی غذائی امداد بحال کی جائے گی۔☆☆

شمالی لندن کی مرکزی مسجد پر چھاپہ سات (7) افراد گرفتار

لندن کی ایک مسجد پر چھاپہ کے دوران ایک سٹین گن، گولیوں کے خالی خول، آتشیں ہتھیار اور ایک گیس کنستر قبضہ میں لیا گیا۔ شمالی لندن کے فنس بری پارک میں واقع مسجد پر طے شدہ آپریشن کے تحت گزشتہ دنوں چھاپہ مارا گیا اس دوران سات لوگوں کو بھی حراست میں لیا گیا یہ چھاپہ انٹی دہشت گردی کے اہلکاروں نے مارا تھا۔ شمالی لندن کی مرکزی مسجد کے 45 سالہ امام اور سرگرم مبلغ شیخ ابوحمزہ نے بی بی سی کو بتایا کہ مسجد کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ امام جو کہ گرفتار نہ ہوسکا کا دعویٰ تھا کہ مسجد سے کوئی ہتھیار برآمد نہیں ہوا ہے اور جو ہتھیار برآمد ہوا بھی ہے اس کا تعلق صفائی کارکن یا سکیورٹی گارڈ سے ہوسکتا ہے جو کہ عمارت کے اندر ہی رہائش رکھتے ہیں۔ یہ دہشت گردانہ ہتھیار نہیں تھے اور نہ ہی ان کا تعلق مسجد سے تھا۔ اس نے اس قدر بھاری چھاپے پر بھی تنقید کی جس میں ہیلی کاپٹرز، درجنوں پولیس گاڑیاں اور 150 پولیس کرمچاری استعمال کئے گئے۔ ادھر پولیس کا کہنا ہے کہ ہتھیاروں کے علاوہ بڑی تعداد میں دستاویزات بھی ملیں جن میں پاسپورٹس شناختی کارڈز اور کریڈٹ کارڈ شامل ہیں۔☆☆

کافی کے استعمال سے کینسر کا خطرہ کم

ہر روز ایک کپ کافی کا استعمال عورتوں میں بڑی آنت کے کینسر کے خطرے کو کم کرتا ہے۔ جاپانی ریسرچ سکالروں کی ایک ٹیم نے یہ کھوج کی ہے۔ ریسرچ کے دوران کافی کے صحت مند اثرات پر گہرائی سے مطالعہ کیا گیا۔ کافی میں موجود عناصر کیفین کے انسانی جسم پر مثبت اور منفی پہلوؤں کو دیکھا گیا۔ ینگفو یونیورسٹی کے ریسرچ سکالروں نے 1992ء سے 30224 عورتوں اور مردوں پر ایک مطالعہ کیا جس میں یہ پایا گیا کہ جو عورتیں روز کافی کا ایک کپ یا زیادہ پیتی ہیں ان میں بڑی آنت کا کینسر ہونے کا خطرہ کافی نہ پینے والوں کے مقابلے میں 50 فیصد سے بھی کم ہوتا ہے۔☆

چندوں کی وصولی میں کمیشن کا دھندہ

رمضان المبارک میں ملک بھر کے عربی مدرسوں کے سفراء شہر میں زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ وعطیات کی رقم وصولنے کے لئے آتے ہیں اور اسی رقم سے مدرسے چلائے جاتے ہیں۔ تقریباً 95 فیصد مدرسے صرف انہی چندوں پر چلائے جاتے ہیں نہ تو مدرسے کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ بنایا جاتا ہے اور نہ ہی منتظمین اس فکر میں کوئی پیش رفت کرتے ہیں۔

عربی مدرسوں کی آڑ میں فرضی سفراء بھی شہر میں بڑے طمطراق سے چندہ وصولتے ہیں جیسے وہ کوئی بہت بڑا دارالعلوم چلا رہے ہیں جب کہ وہ کسی معمولی مکتب کے مولوی یا ماسٹر ہوتے ہیں۔ ایسے چندے بازوں نے ماحول کو خراب کر دیا ہے۔ چندے کو دھندہ بنا کر ہی آج عربی مدارس کی حیثیت اور وقعت کو داغدار کیا جا رہا ہے۔

ممبئی میں فیصد پر چندہ وصولنے والوں کی بھی بھرمار ہے کوئی تیس فیصد پر کوئی چالیس فیصد پر اور کہیں کہیں تو پچاس فیصد پر چندے وصولے جا رہے ہیں۔ یعنی مدرسے کے نام پر جتنا چندہ جمع ہوگا اس کا تیس، چالیس اور پچاس فیصد حصہ چندہ وصولنے والے لیں گے۔ باقی رقم مدرسہ پر خرچ ہوگی۔

بقیہ صفحہ :: (2)

بڑے بے وقوف ہو مسلمانوں کے مذہب میں تو یہ لکھا ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار کے زور سے زبردستی قبضہ کرلو۔ اب تو مجبور ہیں ان کے پاس طاقت نہیں ہے جب طاقت آئے گی یہ تمہیں ماردیں گے۔ اس لئے غیر ملکی طاقتیں ہر وقت چوکنا رہتی ہیں اور ان کو چوکنا کرنے والے مسلمان علماء ہیں جو اپنے منہ سے اپنے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ یہ وہ خوفناک غلطی تھی جو دراصل عالمِ اسلام کے لئے خودکشی کے مترادف تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس سے متنبہ فرمایا اور ان کی ہمدردی میں اس قسم کی جہالت کی باتیں کرنے سے منع فرمایا اور بار بار لکھا کہ اس طرح تم اپنا مذہبی نقصان بھی کررہے ہو اور قومی نقصان کے بھی مورد بن رہے ہو۔ لیکن افسوس ہے مسلمان اب تک اس جہالت میں مبتلا ہیں۔

اب جماعت احمدیہ جو تبلیغ کرتی ہے لوگوں کو عقلی اور نقلی دلائل سے سمجھاتی ہے کہ اسلام محبت کا مذہب ہے، پیار کا مذہب ہے، اعلیٰ اخلاق اور اقدار کا مذہب ہے، تحمل اور رواداری کا مذہب ہے، اس میں یہ جائز ہی نہیں ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار اٹھا کر کسی کو قتل کیا جائے۔ تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے کہ اچھا پھر فلاں مولوی کا فتویٰ کہاں گیا، فلاں کا فتویٰ کہاں گیا۔ خمینی کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے۔ فلاں کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے تو یہ مولوی ہماری ساری محنت کو ضائع کردیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ تبلیغ اسلام کے رستے میں زبردست روک بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دشمنان اسلام نے اب پکا اصول بنالیا ہے۔ تمام دنیا میں وہی طاقتور ہیں۔ وہ کہتے ہیں مسلمانوں کو طاقت میں نہ آنے دو تاکہ ان کو ہمارے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

یہ تو وہی بات ہے جو ایک سانسی نے کہی تھی۔ انگریز اور غیر ملکی طاقتیں ہم سے وہی کام کررہی ہیں جو سانسی نے بلّی سے کیا تھا۔ بلّی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مارنا نہیں چاہئے بلی کو مارو تو اس کی کوک عرش تک جاتی ہے۔ یہ پنجابی کا محاورہ ہے پتہ نہیں سندھی میں بھی اس قسم کا کوئی محاورہ ہے یا نہیں۔ وہاں ہمارے گورداسپور میں ایک سانسی نے ایک دفعہ ایک سیر گھی خریدا۔ اتفاقاً ایک جنگلی بلا آیا اور اس کا سارا گھی پی گیا۔ سانسی کو بڑا غصہ آیا۔ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں بلتے بلّیاں پکڑ کے کھا بھی جاتے ہیں۔ بلا گھی کے نشے میں کماد میں سویا ہوا تھا۔ سانسی نے اسے پکڑ لیا اسے ذبح کیا اور انتڑیوں سے گھی نچوڑا تو سیر کی بجائے سوا سیر نکلا۔ اس نے بڑے فخر سے بتایا کہ یہ بدمعاش میرا گھی پی گیا تھا اس نے سیر گھی پیا میں نے سوا سیر نکال لیا تو کسی نے اس سے کہا بیوقوف تو نے بڑی غلطی کی ہے بلّی کی کُوک تو آسمان تک جاتی ہے تم تو مارے گئے۔ اس نے کہا میں بیوقوف نہیں تم بیوقوف ہو۔ میں نے بلّے کی کُوک نکلنے ہی نہیں دی۔ کوک نکلتی تو آسمان پر جاتی۔ پس مولویوں کے ستائے ہوئے اور ان کے ڈرائے ہوئے یہ لوگ بھی وہی سلوک کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مسلمانوں کی کوک نکلنے ہی نہیں دینی۔ نہ طاقتور ہوں اور نہ دنیا میں مصیبت ڈالیں۔

اسلام کو نقصان پہنچانے کے اصل ذمہ دار

پس کس قدر جاہلانہ تصور ہے جو ان لوگوں نے قرآن اور اسلام کی طرف منسوب کیا اور اس طرح اسلام کی تبلیغ میں روک بن گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے آپ کا نہایت بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا حالانکہ آپؐ تو دشمنوں کو معاف کرنے والے تھے۔ جس نے بھی اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی پر ہاتھ اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی سے اس کو روکا ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جب امن ہوتا تھا تو آپ ان کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ نے خود اپنے غلاموں کو آزاد کردیا۔ جو لوگ قتل کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلتے تھے انکو معاف کردیا۔ یہ ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ!

مگر یہ مولوی ایسے ظالم نکلے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں اور وہ آپؐ کی یہ تصویر بنا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا آپؐ کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھا اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ مذہب اسلام کیا بس یہ کہ قرآن کو قبول کرو ورنہ آئی تلوار۔

اس لئے اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانے کے ذمہ دار یہ مولوی لوگ ہیں جن کے جاہلانہ تصور کی وجہ سے اسلامی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچا اور اسلامی سیاست کو بھی۔ دنیا ڈر گئی ہے اور وہ اب مسلمان قوم کا اعتبار نہیں کرتی اور اس کے ذمہ دار یہی مولوی ہیں۔ وقت کے جس امام نے اس بیماری کو ظاہر فرمایا اور بڑے زور سے اس بات کو نمایاں کیا تھا کہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے، اسلام کا جو تصور جہاد مولوی پیش کر رہے ہیں وہ غلط ہے تو سب اس کے پیچھے پڑگئے کہ تم ہمارے فائدہ کی بات کیوں کرتے ہو۔

اَنصارُ اللّٰہ

مجلس اعظم انصار اللہ — جزءِ مکرم انصار اللہ
تشکیل، محمودؓ ہے بے شک — ہوئے منظّم انصار اللہ
تجربہ پاکر پختہ ہوئے ہیں — نورِ مجسّم انصار اللہ
فتح و ظفر کا عالم دیکھے — سارا عالم انصار اللہ
دین کو رکھنے والے ہمیشہ — سارے مقدم انصار اللہ
جنت میں جانے کا ہراول — گروہِ مقدم انصار اللہ
درس عبادت کی تحریر — سب ہیں مترجم انصار اللہ
بچے تھے اور جواں ہوئے ہیں — ہاں سارے ہم انصار اللہ
قائم رکھے ہوئے ہر لمحہ — عزم مصمم انصار اللہ
اطفال و خدام سے آگے — حزبِ مسلّم انصار اللہ
خلوص سے قائم رکھتے ہیں ہاں — اپنا دم خم انصار اللہ
بشر تو سہو و خطا کے پتلے — لیکن کم کم انصار اللہ
مالا ہے درہائے ثمیں کی — بزم معظم انصار اللہ
چاند ہیں تاروں میں لوگوں میں — کیوں ہوں مدغم انصار اللہ
نیکیوں اور اعمال میں دیکھیں — دلکش ہر دم انصار اللہ

﴿مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف کشمیر﴾

﴿جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ﴾

جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ کا 39واں جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 16, 15 مارچ بروز ہفتہ اتوار 2003 منعقد ہورہا ہے۔

صوبہ اڑیسہ کی جملہ جماعتوں کے احباب سے اپنے اپنے علاقہ کے نومبائعین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی درخواست ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور یہ جلسہ علاقہ بھر کی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔......(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

انتیسواں سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اڑیسہ

صوبہ اڑیسہ کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز کی منظوری سے امسال 29واں سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اڑیسہ انشاء اللہ تعالیٰ 8 اور 9 فروری 2003ء بروز سنیچر اور اتوار بمقام مسجد احمدیہ بھوبنیشور ہونا ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ مجالس کو تفصیلی پروگرام بغرض شرکت قبل ازیں ارسال کیا جاچکا ہے۔ تمام مجالس کے خدام واطفال سے گزارش ہے کہ حسب پروگرام وقت مقررہ پر شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (سید احمد نصیر اللہ قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ)

بقیہ صفحہ :: (6)

کی انرجی، اس کی بے لوث خدمت کا جیتا جاگتا اور یادگار نمونہ ہے تا مختلف قوموں کے لوگ سائنس کے کامن پرسوٹ کے لئے ایک جگہ اکٹھے ہوسکیں۔

جب شروع ایام میں سلام برطانیہ آیا تھا تو وہ کہا کرتا تھا کہ اس کے ملک میں عزت والے صرف دو پیشے ہیں عوام الناس میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے کے لئے یا تو انسان آرمی جنرل ہو یا پھر شاعر۔ اس کی بے لوث کوششوں اور فقید المثال نمونہ کے باعث اب پاکستان کی حالت بدل رہی ہے اب وہ جرنیلوں اور شاعروں سمیت اپنے ملک میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر پاکستان اور ایسے ممالک نے ابھی بہت تگ ودو کرنی ہے تیس سال بعد اب امیر ممالک غریب ممالک کی مدد پر پہلے سے کم مائل ہیں سلام ہمارے کندھوں پر تیسری دنیا کے ممالک کی مدد کے لئے بھاری ذمہ داری ڈال گیا ہے جو ہم برے طریق سے نبھا رہے ہیں۔

میں اس مضمون کو قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے ختم کرتا ہوں جس کا حوالہ وہ اکثر دیا کرتا تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ. ❀❀

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت

اس سال 2003ء میں مجلس انصار اللہ بھارت کا امتحان دینی نصاب اپریل کے آخری اتوار مورخہ 27-04-03 کو ہوگا۔ نصاب مجالس کو سرکلر کردیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مجالس انصار اور اطفال الاحمدیہ کے ممبران اس امتحان میں شریک ہوں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57.

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

Vol:52 Tuesday. 28 January 2003 Issue No. 4

مرتد ہو کر جماعت کی مخالفت کرنے والوں کی خدائی گرفت

کیرلہ میں رونما ہونے والا عبرتناک واقعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی روحانی جماعت قائم فرمائی جو تمام دنیاوی آلائشوں سے مبرا اور ہر سفلی گندگی سے پاک ہے اور اگر جماعت احمدیہ میں گندے عناصر داخل ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ خود انہیں جماعت سے باہر نکال دیتا ہے اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ دراصل حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اس الٰہی جماعت سے جو بھی ٹکرایا ہے اسے اس کی سزا بھگتنی پڑی ہے اور جماعت احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔

دو سال پہلے جماعت احمدیہ پلوروتی (کیرلہ) سے عبداللطیف نامی ایک شخص کی قیادت میں چند افراد نے ارتداد اختیار کیا تھا اس کی وجہ جماعت احمدیہ کے عقائد سے اختلاف نہیں تھی بلکہ جماعت کی پاکیزگی کے مطابق پاکیزہ زندگی گزارنا ان کے بس کی بات نہیں تھی جب ان چند افراد نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی تو جماعت کی شدید مخالف و معاند انجمن اشاعت اسلام نے اس پر بہت خوشی منائی اور جماعت کے خلاف بہت پروپگنڈا شروع کی۔

جماعت اسلامی کے ترجمان Madhyamam نے 17 رفروری 99ء کے شمارہ میں بہت جھوٹ اور افتراء پر مشتمل خبر شائع کی اور اس ارتداد کو جماعت احمدیہ کی تباہی اور اسلام کی تباہی سے تعبیر کیا گیا۔ اس کے بعد مذکورہ عبداللطیف اور بعض مرتدین کے اعزاز میں انجمن اشاعت اسلام نے کوژیکور میں بہت بڑا جلسہ کیا اس کا جواب ہماری طرف سے اسی مقام میں جلسہ کر کے دیا گیا اور لوگوں کو اس ارتداد کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے بعد تمام مرتدین یکے بعد دیگرے خدا تعالیٰ کی گرفت کا شکار ہوتے رہے۔ بعض شرمناک بیماری کا شکار ہوئے بعض قید ہوئے ایک ڈوب کر مرا اس طرح مختلف عذاب الٰہی میں پکڑے گئے۔

اب تازہ ترین خبر یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے اسی ترجمان Madhyamam نے 2/دسمبر 2002ء کو یہ خبر شائع کی کہ مغربی کوچین میں سترہ لاکھ روپے کے منشیات کے ساتھ دو افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ پلورتی کے سابق قادیانی عبداللطیف اور حارث ان کے نام ہیں۔ لطیف کے ہاتھ سے 1680 ٹیوب ٹی ڈی جیسک آمپل اور حارث سے 1667 آمپل پکڑے گئے۔ اس کی مجموعی قیمت 17 لاکھ روپے ہے یہ لوگ دہلی سے ایک ٹیوب 15 روپے میں خرید کر یہاں تین سو سے پانچ سو میں فروخت کیا کرتے تھے۔ ایک عرصہ سے عبداللطیف پولیس کی نگاہ میں تھا اور بالآخر گرفت میں آ گیا۔ حال میں پکڑے گئے منشیات میں یہ ذخیرہ بہت زیادہ ہے۔

اس اخبار نے عبداللطیف اور اس کے ساتھی کی تصویریں بھی نمایاں رنگ میں شائع کی ہیں تا کہ کسی کو اس کی شخصیت میں کوئی شک نہ رہے۔

اب انجمن اشاعت والے بازاروں میں کسی کو اپنا منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ انہوں نے ہی اس گند کو بہت اہمیت دے کر اچھالا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس پاکیزہ جماعت سے جو بھی گند باہر پھینک دی جاتی ہے یہ لوگ دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے قبول کرتے اور اپنے میں سمونے کی کوشش کرتے ہیں۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

പശ്ചിമകൊച്ചിയിൽ 17 ലക്ഷത്തിന്റെ മയക്കുമരുന്ന് പിടിച്ചു

സ്വന്തം ലേഖകൻ

മട്ടാഞ്ചേരി: പശ്ചിമകൊച്ചിയിൽ 17 ലക്ഷം രൂപയുടെ മയക്കുമരുന്നുമായി രണ്ടുപേർ പിടിയിൽ. പള്ളുരുത്തി എം.എൽ.എ റോഡിൽ കണ്ണങ്കാട്ടി വീട്ടിൽ [illegible] ലത്തീഫ് എന്ന അബ്ദുല്ലത്തീഫ് (35), പള്ളുരുത്തി കെ.എം.പി നഗറിനടുത്ത് എസ്.പി പുരം കോളനിയിൽ വാടകക്ക് താമസിക്കുന്ന [illegible] എന്ന ഹാരിസ് (38) എന്നിവരാണ് പിടിയിലായത്.

ലത്തീഫിൽനിന്ന് 1680 ടിഡി ജെസിക് ആംപ്യൂളും ഹാരിസിൽനിന്ന് 1667 ടിഡി ജെസിക് ആംപ്യൂളും പിടികൂടി. ഇതിന് ഏകദേശം 17 ലക്ഷം രൂപ വിലവരും. ലത്തീഫിനെ എം.എൽ.എ റോഡിനു പടിഞ്ഞാറുഭാഗത്തുനിന്നും ഹാരിസിനെ കെ.എം.പി നഗറിൽനിന്നുമാണ് പിടികൂടിയത്. കോടതി ഇവരെ റിമാൻറ് ചെയ്തു. ദൽഹിയിൽനിന്ന് 15 രൂപ വിലക്ക് വാങ്ങുന്ന ആംപ്യൂൾ 300 മുതൽ 600 രൂപ വരെ വിലക്കാണ് ഇവിടെ വിൽക്കുന്നത്. മൂന്നുമാസം മുമ്പ് ഒരെണ്ണത്തിന് 100 മുതൽ 200 രൂപ വരെയായിരുന്നു വില. കൊച്ചിയിൽ അടുത്ത കാലത്തുണ്ടായ ഏറ്റവും വലിയ മയക്കുമരുന്ന് വേട്ടയാണിത്. കുറച്ചുനാളായി അബ്ദുല്ലത്തീഫ് പോലീസ് നിരീക്ഷണത്തിലായിരുന്നു. കോട്ടയം, ആലപ്പുഴ, കൊല്ലം ഭാഗങ്ങളിലേക്ക് ഇവരിൽനിന്ന് മയക്കുമരുന്ന് കൊണ്ടുപോകുന്നുണ്ടെന്ന് പോലീസ് പറഞ്ഞു. കൊച്ചി സിറ്റി പോലീസ് കമ്മീഷണറുടെ നേതൃത്വത്തിൽ കഴിഞ്ഞ 20 മുതൽ ഈ മാസം 20 വരെ മയക്കുമരുന്നിനെതിരെയുള്ള സ്പെഷ്യൽ ഡ്രൈവ് പരിപാടി നടത്തിക്കൊണ്ടിരിക്കുകയാണ്. മട്ടാഞ്ചേരി അസി. കമീഷണർ പി. വിജയൻ, പള്ളുരുത്തി സി.ഐ എൻ. രാജൻ, എസ്.ഐ ജെ. സന്തോഷ്കുമാർ എന്നിവരുടെ നേതൃത്വത്തിലായിരുന്നു അറസ്റ്റ്.

അബ്ദുല്ലത്തീഫ്, ഹാരിസ്

جماعت سے مرتد ہو کر مخالفت کرنے والے منشیات کی سمگلنگ میں گرفتار - کثیر الاشاعت ملیالی روزنامہ مادھیمم میں تفصیلی خبر

آپ کے خطوط — آپ کی رائے

بدمعاشوں کی شرارت

حضرت! یہاں پر ہمارا ایم ٹی اے تو شروع ہو گیا تھا اور کیبل والے بھی ایم ٹی اے چینل دکھانے کے لئے آسانی سے تیار ہو گئے تھے لیکن میرے سسُر صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں ایم ٹی اے کٹوا دوں اگر نہیں تو یہ گھر چھوڑ دوں اور کرائے کا کوئی مکان دیکھوں مجھے اس بات سے بہت تکلیف ہوئی لیکن میں نے بھی ان سے کہہ دیا کہ میں گھر سے نکلنے کیلئے تیار ہوں لیکن ایم ٹی اے نہیں ہٹاؤں گی۔ دراصل یہ ڈر گئے کہ شرپسند مسلمان ان پر حملہ نہ کر دیں کہیں ان کو جان سے نہ مار دیں۔ حضرت ہمارے پڑوس میں تبلیغی جماعت کے ایک مولوی رہتے ہیں وہ ہر روز اپنے اہل و عیال کے ساتھ ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھتے اور بھی دیگر لوگ پڑوسیوں میں سے پروگرام دیکھنے آتے ان کو جب معلوم ہوا کہ ہمارے گھر ایسی ایسی بات ہوئی ہے تو بہت پریشان ہوئے (کیونکہ انکے اور ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں) انہوں نے کہا کہ میں دیکھوں گا کہ کون آپ کو مارتا ہے، یہ ایم ٹی اے کا پروگرام تو بہت اچھا ہے اس کو نکالنا نہیں۔ لیکن ایک ہفتہ بعد ایم ٹی اے کاٹ دیا گیا بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کچھ بدمعاشوں کی شرارت ہے۔ حیرت ہے کہ یہ لوگ گندے گانے اور ننگی فلمیں تو شوق سے دیکھتے ہیں عیسائیوں اور یہودیوں کے اسلام دشمن چینلوں کے سامنے مردوں کی طرح خاموش رہتے ہیں لیکن ان کی غیرت پھڑکتی ہے تو صرف اس ٹی وی چینل پر جو دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا تھا آخری زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے بلکہ یہاں تک فرمایا تھا کہ وہ بندر اور سوٴر ہو جائیں گے۔ میرے محلے کے اکثر لوگ ایم ٹی اے دیکھنا چاہتے ہیں لیکن چند بدمعاشوں کی وجہ سے یہ لوگ خاموش ہیں اللہ تعالیٰ اس قسم کے شرپسندوں سے مسلمانوں کو تمام عالم میں محفوظ رکھے۔ آمین۔

(فہمیدہ نذیر بلگام (کرناٹک))

نومبائعین کی لازمی چندہ جات میں شرکت اور اس کی ضرورت و اہمیت سے آگاہی

جیسا کہ جماعتوں کو قبل ازیں مرسلہ سرکلر میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر نومبائعین کو جماعت کے باقی نظام سے منسلک کرنے کے لئے بمطابق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ یکم جنوری 2003ء سے نومبائعین سے سابقہ طریق پر ہی چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ، چندہ تحریک جدید اور چندہ وقف جدید وصول ہوگا۔ امید ہے کہ اس کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہوگا۔ اس سلسلہ میں جملہ صوبائی امراء اور نگران صاحبان دعوت الی اللہ کی اطلاع کے لئے مکرر تحریر ہے کہ جس طرح نظارت بیت المال آمد کے انسپکٹران اپنے دوروں میں مذکورہ بالا اصول و ارشاد کے مطابق چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ، تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ وصول کرتے ہیں اسی طرح انسپکٹران تحریک جدید اور وقف جدید سرکل انچارج صاحبان و مبلغین و معلمین کو بھی نومبائعین سے اس ہدایت کے مطابق وصولی چندہ جات کا پابند کریں تا نومبائعین کو بھی لازمی چندہ جات کی ضرورت و اہمیت کا علم ہو سکے۔ چونکہ لازمی چندہ کو دیگر چندوں پر اوّلیت حاصل ہے اس لئے نومبائعین کو اس امر سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

مکرم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون کے سرکلر 031/jan2002 کے مطابق بطور مثال اگر کوئی نومبائع سو روپیہ چندہ ادا کرتا ہے اس میں سے 70 روپے چندہ عام 10 روپے جلسہ سالانہ 10 روپے تحریک جدید اور 10 روپے وقف جدید میں محسوب کیا جائے۔

امید ہے کہ آپ اس امر کی بطور خاص نگرانی فرما دیں گے۔ سرکل انچارج صاحبان و مبلغین و معلمین بھی اس امر کی دیگر تمام انسپکٹران سے پابندی کروائیں گے۔ جملہ صوبائی امراء کرام اور نگران صاحبان دعوت الی اللہ سے درخواست ہے کہ آئندہ سے نومبائعین کے چندہ جات کے ڈرافٹ و بینک سلپ اور ان کی تفصیل براہ راست نظارت بیت المال آمد کو بھجوائیں۔ کیونکہ اب یہ چندے امانت وقف جدید کی بجائے متعلقہ چندوں کی امانتوں میں ہی جمع ہوں گے۔ نظارت بیت المال آمد میں نومبائعین کے چندوں کے ریکارڈ کے لئے ایک علیحدہ سیکشن قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور مقبول خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں